﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 15 مئی 2009ء | 19 جمادی الاوّل 1430 ہجری قمری ❁ 15 ہجرت 1388 ہجری شمسی | شمارہ 20

نماز عشاء اور فجر کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ جان لیتے کہ نماز عشاء اور نماز فجر کا کیا ثواب ہے تو اگر انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑتا تو ضرور آتے۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاذان با ب الاستھام فی الاذان۔حدیث نمبر 580)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت کے موافق قدم بڑھانا چاہئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔

بعض لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور ان کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں

’’اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں۔ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ، مُقْتَصِدٌ ،سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ۔ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امّارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔

مقتصد وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔

مگر سابق بالخیرات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ان کی حرکات وسکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امّارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے اور وہ مطمئنہ کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْن۔

مثلاً چندہ کی حالت پر ہی لحاظ کرو۔ایک آدمی غریب اور دو آنہ روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپیہ حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے۔ وہ دو آنہ کا مزدور بھی اس میں سے دو پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔تو اگرچہ اس نے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملے گا مگر اس دولت مند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت کے موافق قدم بڑھانا چاہئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔جس قدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اسی قدر وہ زیادہ جواب دہ ہوگا۔اسی لئے ذوالنون نے زکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا۔ یہ خلافِ شریعت نہیں ہے۔اس کے نزدیک شریعت کا یہی اقتضاء تھا۔وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اسے خدمتِ دین اور ہمدردی نوع انسان میں صرف کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آخری وقت ایک مُہر تھی۔ آپ نے اسے نکلوا دیا۔اصل یہی ہے کہ ہر امر کے مراتب ہوتے ہیں۔بعض آدمی شبہ کریں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی کہلاتے تھے۔انہوں نے کیوں مال جمع کیا؟ یہ ایک بیہودہ شبہ ہے۔اس لئے کہ وہ مہاجن نہ تھے۔خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس غنی کے کیا معنے ہیں۔مَیں اتنا جانتا ہوں کہ جو مال خدمتِ دین کے لئے وقف ہو وہ اس کا نہیں ہے۔اس نیت اور غرض سے جو شخص رکھتا ہے وہ اپنے لئے جمع نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا مال ہے۔لیکن جو اپنے اغراض نفسانی اور دنیاوی کو ملحوظ رکھ کر جمع کرتا جاتا ہے وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے جس سے آخر اس کو داغ دیا جائے گا۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو، طالح نہ ہو۔مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ (الاعراف:197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کرکے پھر قلاش ہو جائے گی۔اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد جلد چہارم صفحہ 442-444۔جدید ایڈیشن)

وبائی امراض، زلزلوں اور مختلف آسمانی وزمینی آفات اور عذابوں سے حفاظت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زرّیں نصائح

(مرتبہ: بشیر احمد قمر ۔ شاھد)

(دوسری اور آخری قسط)

چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں

وبائی طاعون سے بچنے کے روحانی طریق بتاتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’ناظرین کو یاد ہوگا کہ 26؍فروری 1898ء کو مَیں نے طاعون کے بارے میں ایک پیشگوئی شائع کی تھی اور اس میں لکھا تھا کہ مجھے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اس ملک کے مختلف مقاموں میں سیاہ رنگ کے پودے لگائے گئے ہیں اور وہ طاعون کے پودے ہیں اور مَیں نے اطلاع دی تھی کہ توبہ اور استغفار سے وہ پودے دُور ہو سکتے ہیں۔ مگر بجائے توبہ استغفار کے وہ اشتہار بڑے ہنسی اور ٹھٹھے سے پڑھا گیا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ پیشگوئی ان دنوں پوری ہو رہی ہے...... سوائے عزیز و اسی غرض سے پھر یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ سنبھل جاؤ اور **خدا سے ڈرو اور ایک پاک تبدیلی دکھلاؤ تا خدا تم پر رحم کرے اور وہ بلا جو بہت نزدیک آگئی ہے خدا اس کو نابود کرے۔**

اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی ہے اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوتی ہے۔ اگرچہ ہماری گورنمنٹ عالیہ بہت کوشش کر رہی ہے اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش ہے۔ **مگر صرف زمینی کوششیں کافی نہیں۔** ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلا اسی کے ارادہ سے مُلک میں پھیلی ہے۔ کوئی نہیں بیان کر سکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنے رخصت کے دنوں تک کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی۔ اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ دار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔ چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں۔

افرادِ جماعت کو تاکیدی نصیحت

بالخصوص میں اپنی جماعت کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ یہی وقت توبہ استغفار کا ہے۔ جب بلا نازل ہوگئی تو پھر توبہ سے بھی فائدہ کم پہنچتا ہے۔ اب اس سخت سیلاب پر سچّی توبہ سے بند لگاؤ۔ باہمی ہمدردی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کو تکبّر اور کینہ سے نہ دیکھو۔ خدا کے حقوق ادا کرو اور مخلوق کے بھی تا تم دوسروں کے بھی شفیع ہو جاؤ۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راستباز ہوگا تب بھی یہ بلا اس شہر سے دفع کی جائے گی۔ پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلا ایک شہر کو کھا جاتی ہے تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی کامل راستباز نہیں۔ معمولی درجہ کی طاعون یا کسی اور وباء کا آنا ایک معمولی بات ہے۔ **لیکن جب یہ بلا کھا جانے والی آگ کی طرح کسی شہر میں اپنا منہ کھولے تو یقین کرو کہ وہ شہر کامل راستبازوں کے وجود سے خالی ہے۔ تب اس شہر سے جلد نکلو یا کامل توبہ اختیار کرو۔** ایسے شہر سے نکلنا طبی قواعد کے رو سے مفید ہے۔ ایسا ہی روحانی قواعد کے رُو سے بھی۔ مگر جس میں گناہ کا زہریلہ مادہ ہو وہ بہرحال خطرناک حالت میں ہے۔

پاک صحبت اور پاکوں کی دُعا اس کا علاج ہے

پاک صحبت میں رہو کہ پاک صحبت اور پاکوں کی دُعا اس زہر کا علاج ہے۔ دُنیا ارضی اسباب کی طرف متوجہ ہے مگر جڑ اس مرض کی گناہ کا زہر ہے اور تریاقی وجود کی ہمسائیگی فائدہ بخش ہے۔ اللہ جلّ شانہ اپنے رسول کو قرآن شریف میں فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) **یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ وبا وغیرہ سے ان لوگوں کو ہلاک کرے جن کے شہر میں تُو رہتا ہو۔** پس چونکہ وہ نبی علیہ السلام کامل راستباز تھا اس لئے لاکھوں کی جانوں کا وہ شفیع ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مکّہ جب تک آنحضرتؐ اس میں تشریف رکھتے رہے امن کی جگہ رہا۔ اور پھر جب مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کا اس وقت نام یثرب تھا جس کے معنے ہیں ہلاک کرنے والا۔ یعنی اس میں ہمیشہ سخت وبا پڑا کرتی تھی۔ آپ نے داخل ہوتے ہی فرمایا کہ اب اس کے بعد اس شہر کا نام یثرب نہ ہوگا بلکہ اس کا نام مدینہ ہوگا یعنی تمدّن اور آبادی کی جگہ۔ اور فرمایا کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ مدینہ کی وبا اس میں سے ہمیشہ کے لئے نکال دی گئی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اب تک مکّہ اور مدینہ ہمیشہ طاعون سے پاک رہے۔ میں اُس خدائے کریم کا شکر کرتا ہوں کہ اسی آیت کے مطابق اس نے مجھے بھی الہام کیا اور وہ یہ ہے۔

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ ۔

یہ الہام اشتہار 26 فروری 1898ء میں شائع ہو چکا ہے اور یہ طاعون کے بارے میں ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ موتوں کے دن آنے والے ہیں مگر نیکی اور توبہ کرنے سے ٹل سکتے ہیں اور خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور متفرق کئے جانے سے محفوظ رکھا۔ یعنی بشرط توبہ۔ اور براہین احمدیہ میں یہ الہام بھی درج ہے کہ:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

یہ خدا کی طرف سے برکتیں ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔ اور یاد رہے کہ یہ ہماری تحریر محض نیک نیتی اور سچّی ہمدردی کی راہ سے ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 401-403)

خطرناک زلازل اور شدید آفات کی خبر اور ان کے بچاؤ کے لئے اہم نصائح

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا تھا کہ دنیا میں ایک نظیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ثابت کر دے گا۔ چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر بہت سی انذاری خبریں دیں اور ساتھ ہی ان سے بچنے کے طریق بھی بتائے۔ آپ 18 اپریل 1905 کے اشتہار میں جو ’’اَلْاِنذار‘‘ کے نام سے شائع ہوا، تحریر فرماتے ہیں۔

’’آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالےٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان، تازہ نشان کا دھکّہ، زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ ۔ قُوْا اَنْفُسَكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ دَنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ ترجمہ مع شرح۔ یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکّہ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ **مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے۔** اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہرحال وہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو، پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے۔

اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دے دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا اور یک دفعہ موتا موتی ظہور میں آجائے گی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا ۔ یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے۔ ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں۔ اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی کے کیا معنے ہیں؟ کہ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا ۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلّوں اور مقاموں کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے۔ مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحبِ خانہ...... جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھ کر ہے خدا تعالےٰ لوگوں پر رحم کرے۔ ان کو تقویٰ اور نیک اعمال کا خیال آجاوے۔

بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچا لو۔ قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کر دے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔ یعنی وہ وقت آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو

حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو ان کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ **ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو دُنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دُنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مُرسَلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا۔**

دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ یہ زمین بھی سُنتی ہے اور آسمان بھی کہ **ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔**

خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنّی سے دیکھی جاویں۔ کاش مَیں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔

اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ

اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہّار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا۔ ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے............ **انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر وہ فسق و فجور چھوڑ دے۔ کونسا اس میں اُس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔** بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اس کو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے۔ پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہئے کہ اس قدر توبہ استغفار کرو تو گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے۔ **آمین‘‘**۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 522-524)

’’سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں مَیں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاهر نديم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر42

مکرم الحاج عبدالحمید خورشید آفندی صاحب

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بلادعربیہ میں قیام کے دوران بغرض تبلیغ جب مصر تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں دیکھا کہ بعض امریکی مشن بعض خاص دنوں میں علی الاعلان مسیحیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور مصر کے علماء باوجود کثرت کے کوئی بھی انکے مقابلہ کے لئے سامنے نہیں آتا۔نتیجۃً وہ لگاتار اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے خلاف مسلمان نوجوانوں میں زہر پھیلا رہے ہیں۔اس پر شمس صاحب ایک مشن ہاؤس میں گئے ۔ آپ نے دیکھا کہ وہاں شیخ کامل منصور سابق ازہری مولوی جو کہ مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا تھا صداقت اناجیل پر لیکچر دے رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ دیکھو اناجیل کی اشاعت کسی جنگ وجدال کی مرہون منت نہیں بلکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اکناف عالم میں پھلیں۔ لیکچر کے اختتام پر شمس صاحب نے اسے مناظرہ کی دعوت دی جو اس نے بخوشی قبول کر لی اور مناظرہ میں بُری طرح شکست کھائی۔اسلام کی طرف سے پہلی دفعہ اتنے مضبوط اور پرشوکت دفاع پر مسلمان حاضرین نے پرجوش تالیوں سے اسلامی مبلغ کی فتح کا اعلان کیا اور کئی منٹ تک اپنی تالیوں سے میدان مناظرہ کو گرمائے رکھا۔

اس مناظرہ کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ بہت سے مصری نوجوان جو عیسائیت کے اوہام کا شکار ہو رہے تھے پھر سے اسلام پر پختہ ہوگئے۔انہی نوجوانوں میں عبدالحمید خورشید آفندی بھی تھے جو مصر کے پہلے احمدی بنے۔جو اس مباحثہ میں آپ کے دلائل وبراہین سے اتنے متاثر ہوئے کہ احمدی ہوکر عیسائیوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ازاں بعد احمد حلمی صاحب احمدی ہوئے۔

(مآخذریویو آف ریلیجنز اردو جنوری 1947، مکرم طٰہٰ قزق صاحب کی یادیں، کبابیر ، بلادی از عبد اللہ اسعد صاحب ، تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ527)

مکرم عبد الحمید خورشید آفندی صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ قادیان تشریف لے جانے والے پہلے مصری احمدی ہیں ۔یہ 1936ء کی بات ہے، کہ قادیان میں جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میری شادی کو 15 سال ہوچکے ہیں لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نیک اولاد کی نعمت سے نوازے۔حضورؓ نے فرمایا کہ مَیں آپ کے لئے دعا کروں گا۔

قادیان میں کچھ وقت گزارنے کے بعد جب آپ کی مصر واپسی کا وقت آیا تو آفندی صاحب حضورؓ کے ساتھ الوداعی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ اس ملاقات میں حضورؓ نے انہیں فرمایا کہ مَیں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی ہے کہ وہ آپ کو جلال الدین اور شمس الدین اور عائشہ عطا فرمائے گا۔یہ خوشخبری سن کر آفندی صاحب کی خوشی کی انتہاء نہ رہی۔مصر واپس آنے کے چند ماہ کے بعد ہی ان کی بیوی حاملہ ہوئیں اور انہوں نے لوگوں کو بتانا شروع کردیا کہ میرے ہاں جلال الدین پیدا ہوگا۔بعض احمدیوں نے انہیں کہا کہ شاید پہلے عائشہ پیدا ہوجائے اس لئے اتنے یقین کے ساتھ صرف لڑکے کی خبر لوگوں میں پھیلانا شاید مناسب نہ ہو۔لیکن آپ کا حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر اس قدر پکا یقین تھا کہ آپ نے ان کو جواب دیا کہ جس ترتیب کے ساتھ حضورؓ نے مجھے بشارت دی ہے اسی ترتیب کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پہلے ان کے ہاں جلال الدین پیدا ہوا پھر شمس الدین اور آخر میں عائشہ۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ واقعہ (السيرة المطهرة) میں بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جلال الدین ان کا دوست تھا جس کی بعد میں بیس پچیس سال کی عمر میں وفات ہوئی ۔ ان کی وفات پر الحاج عبد الحمید خورشید صاحب نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھی۔ چنانچہ اللہ نے اپنی امانت واپس لے لی۔(ماخوذ از السيرة المطهرة تاليف مصطفى ثابت صاحب صفحہ322تا 324)

آپ کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور کئی دفعہ اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بھی آپ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔مکرم مولانا محمود احمد عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

عبد الحمید خورشید......مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ہاتھ پر احمدی ہوا تھا اسے تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور اس جوش کی وجہ سے وہ اپنے حلقہ احباب میں سخت معتوب ہوگیا تھا۔ اکثر لوگ اس کے دشمن ہو گئے تھے۔اور اس کو نقصان پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ایک دفعہ مولانا ابو العطاء کے زمانہ قیام میں وہ جب کہ ایک نمبر (البشریٰ) کا تقسیم کر رہا تھا تو اس کے خلاف بیحد جوش پھیل گیا۔ البشریٰ کا یہ نمبر علمائے ازھر کے جواب میں شائع کیا گیا تھا۔علمائے ازھر نے اپنے رسالہ (انوار الإسلام) میں ایک لمبا چوڑا مضمون احمدیت کے خلاف شائع کیا تھا۔اس مضمون کو مصر میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلامی میں بڑی اہمیت دی گئی۔ فلسطین ، شام ، عراق، عدن، کویت، سنگاپور اور مراکش کے اخباروں میں مَیں نے خود اسے چھپا دیکھا تھا۔ البشریٰ میں مولانا ابوالعطاء نے اس رسالہ کا جواب لکھا۔اس جواب کی اشاعت نہایت ضروری تھی اور ضرورت تھی کہ علماء کے گڑھ یعنی ازھر اور اس کے گرد وپیش میں اسے بکثرت تقسیم کیا جائے۔تمام احمدیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔عبدالحمید آفندی خورشید نے اسے شارع ازھر میں تقسیم کرنا شروع کیا۔ایک قہوہ خانہ میں ازھری طالبعلم جمع تھے انہوں نے عبد الحمید کو گھیر لیا۔ پہلے تو اس سے بحث مباحثہ کرتے رہے، پھر لڑائی کی صورت بنا لی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے مار ڈالیں۔مگر گشت پر گزرنے والے سپاہی نے اس کی جان بچائی۔ عبدالحمید جب ان بھیڑیوں مین سے نکل کر چل پڑا تو بعض شریر بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔مگر عبد الحمید ایک گلی میں گھس گیا اور گھوم کر اپنے ایک واقف کار کے مکان میں داخل ہوگیا۔جہاں ساری رات اس کا مراقبہ کیا گیا اور فجر کی نماز کے وقت وہ دشمن اس جگہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(ملخص از الحکم14،28مارچ و 7/ اپریل 1936ء محمود احمد عرفانی صاحب کا مضمون)

مکرم احمد محمود ذہنی صاحب

آپ کی ولادت 1908ء میں ہوئی۔مصر میں اپنی تعلیم کے بعد آپ نے طب کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ کا سفر اختیار کیا جہاں سے واپسی کے بعد ۱۹۳۴ء میں آپ کی ملاقات مولانا ابوالعطاء صاحب سے ہوئی اور مباحثہ وگفتگو کی متعدد نشستوں کے بعد ایک سعید فطرت انسان کی طرح آپ احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔

آپ اعلیٰ خوبیوں کے مالک ،مؤدب ، عالم اور نیکی وتقویٰ کے زیور سے آراستہ انسان تھے۔ متعدد مرتبہ آپ کو جماعت کے صدر کے طور پر خدمات ادا کرنے کی توفیق ملی اور اس ذمہ داری کو آپ نے مکمل اخلاص اور حکمت کے ساتھ نبھایا۔

10/ستمبر 1934ء کو حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ایک مضمون تحریر فرمایا جس کا عنوان ادارہ الفضل نے "حفاظت واشاعت اسلام کے متعلق ایک احمدی مبلغ کی کامیاب جدوجہد" قائم کر کے درج ذیل کامیاب مساعی کا ذکر کیا:

ہمارے نئے احمدی بھائی السید احمد آفندی ذہنی کی بیوی ایک انگریز لیڈی ہیں وہ متعصب مسیحی خاتون تھیں۔ انجیل خوب جانتی ہیں۔مَیں جب قاہرہ آیا تو ان کو تبلیغ اسلام کی گئی۔ چونکہ وہ عربی اچھی طرح نہیں جانتی تھیں اس لئے میرے بیان کو انگریزی میں بیان کرنے کے لئے السید ذہنی آفندی ترجمان ہوتے۔متعدد مرتبہ گفتگو ہوئی، ہر سوال کا کافی ووافی جواب دیا گیا۔تین چار مرتبہ باقاعدہ طور پر اسلام اور عیسائیت کے موازنہ پر لمبی بحث ہوتی رہی ۔ انداز بحث آزادانہ اور علمی ہوتا تھا۔ آخر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18/اگست کو اس نے میرے ذریعہ قبول اسلام کرلیا اور اس کی درخواست بیعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال کردی گئی۔

(الفضل قادیان9/اکتوبر 1934ء صفحہ6)

آپ کی شادی کے دس سے بارہ سال تک آپ کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ ہوئی۔ چنانچہ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا چنانچہ حضورؓ کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹا عطا فرمایا جس کا نام انہوں نے بدرالدین رکھا۔

خلافت سے آپ کے عشق ومحبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے رسالہ البشریٰ میں حضورؓ کا ارشاد پڑھا کہ ہر احمدی کو چاہئے کہ داڑھی رکھ کر اس اسلامی شعار کو زندہ کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔چنانچہ آپ نے اسی وقت داڑھی رکھنے کا فیصلہ کرلیا۔آپ کو کئی مرتبہ بعض احباب نے کہا بھی کہ فلاں شخص کا جماعت میں بڑا مقام ہے پھر بھی اس کی داڑھی نہیں ہے آپ بھی منڈوا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کا جواب یہی ہوتا تھا کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح کے علاوہ کسی کی پیروی کرنے کا پابند نہیں۔

1949ء میں آپ کو اچانک خطرناک مرض نے آلیا اور آپ کی وفات ہوگئی۔

مکرم محمد بسیونی صاحب

آپ جماعت احمدیہ مصر کے تقریبا بیس سال تک صدر رہے۔آپ وزارت خزانہ میں ملازم تھے اور صرف اس وجہ سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی تا کہ جماعت کی خدمت کے لئے فارغ ہوسکیں۔آپ کا گھر جماعت کے مرکز اور مسجد اور لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ، آداب اسلام کے پابند اور نظام جماعت پر کاربند انسان تھے۔باوجود بظاہر نظر جسمانی صحت کی کمزوری کے آپ چاک وچوبند اور ہر معاملہ میں باریک بین تھے۔مرکز کے ساتھ آپ ہمیشہ رابطہ میں رہتے تھے اور جو بھی احمدی مصر میں آتا یا یہاں سے گزرتے ہوئے دیگر ممالک میں جاتا تو آپ اس کے استقبال وخدمت میں پیش پیش ہوتے۔عربی کے ساتھ ساتھ آپ کی انگریزی زبان بھی بہت اچھی تھی اس لئے آپ نے سلسلہ کا بہت سا لٹریچر عربی زبان میں ترجمہ کیا تا کہ آنے والے نوجوانوں اور نئی نسل کو جماعت کی تعلیمات اور علمی خزانے سے روشناس کرا سکیں آپ کے تراجم میں کئی قرآنی سورتوں کی تفسیر کا ترجمہ مثلا: سورہ البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الکہف وغیرہ اسی طرح حضرت خلیفہ ثانیؓ کی کتب 'نظام نو'، 'اسلام اور دیگر مذاہب' وغیرہ کے تراجم شامل ہیں۔یوں اس وقت کی نئی نسل آپ کی خدمات کی وجہ سے آپ کی احسان مند ہے کیونکہ آپ اس وقت میں مرکز کے ساتھ رابطہ کا ذریعہ بنے رہے جبکہ سیاسی حالات کی وجہ سے مرکز سے رابطے میں کمی واقع ہوگئی تھی اور مرکزی نمائندگان کی آمد کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا۔آپ کی وفات 1986ء میں ہوئی۔

مکرم رشدی باکیر بسطی صاحب

آپ کے بارہ میں مکرم طٰہ قزق صاحب صدر جماعت احمدیہ اردن فرماتے ہیں:

آپ شام سے تھے اور حیفا میں ریل کے محکمہ میں ملازمت کرتے تھے۔ 1928ء میں جب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس حیفا میں تشریف

لائے اور تبلیغ احمدیت شروع کی تو لوگوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے، اور احمدیت کے خلاف من گھڑت اور جھوٹی باتیں پھیلانے لگے۔لیکن مکرم رشدی البسطی صاحب آپ سے جا کر ملے اور کئی مجالس سوال وجواب کے بعد آپ پر سچائی روشن ہوگئی اور آپ نے بیعت کر لی۔اسکے بعد آپ نے خاندانِ قزق کے دو افراد (میرے والد مکرم محمد قزق اور ان کے بھائی علی قزق) کو تبلیغ کی اور وہ بھی داخلِ احمدیت ہو گئے۔

مکرم محمد الشواء صاحب پلیڈر راز شام لکھتے ہیں:

ایک دفعہ رشدی بسطی صاحب کو حیفا میں دو آدمیوں نے محض احمدی ہونے کی وجہ سے قتل کرنے کی کوشش کی۔رات کا وقت تھا آپ کسی تاریک گلی میں سے گزر رہے تھے کہ کسی نے آپ پر گولی چلا دی۔گولی آپ کو زخمی کئے بغیر قریب سے گزر گئی۔لیکن آپ جلدی سے زمین پر گر گئے۔ان ظالموں نے سمجھا کہ گولی نشانہ پر لگی ہے لہذا فرار سے قبل ایک نے دوسرے سے کہا کہ آؤ جاتے جاتے اس کی تلاشی لے کر نقدی اور قیمتی چیزیں بھی ساتھ لیتے جائیں۔چنانچہ جب ایک نے ان کی جیب کی تلاشی لی تو اس میں سے قرآن کریم نکلا۔چنانچہ سخت ندامت کی حالت میں اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم نے اس شخص کے ساتھ کیا کیا۔ہمیں ان کے بارہ میں کیا کہا گیا تھا اور یہ کیا نکلا۔

مکرم رشدی بسطی صاحب نے دو شادیاں کیں مگر اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔چنانچہ انہوں نے تیسری شادی کی جس کے بعد ڈاکٹروں نے یہی کہا کہ رشدی بسطی صاحب کے ہاں اولاد نہیں ہوسکتی۔آپ نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ان کی ایک بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہونے کی امید ہوگئی۔آپ نے حضورؓ کی خدمت میں دوبارہ دعا کے لئے لکھا اور ہونے والے بچہ کا نام رکھنے کی درخواست کی تو آپؓ نے صرف ایک ہی نام ارسال فرمایا جو بچی کا تھا۔اور ایسا ہی ہوا کہ آپ کے ہاں بچی کی پیدائش ہوئی۔پھر بفضل خدا آپ کے ہاں چار بچوں کی پیدائش ہوئی اور ہر دفعہ آپ حضورؓ کی خدمت میں دعا اور نام رکھنے کے لئے خط لکھتے اور حضورؓ ایک ہی نام عطا فرماتے اور اس کے مطابق ہی بچہ یا بچی کی پیدائش ہوتی۔مکرم محمد الشوا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کرامت تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک، پاکیزہ زبان استعمال کرنے والے اور نہایت پر جوش داعی الی اللہ تھے۔آپ حیفا میں صدر جماعت بھی رہے اور وہاں سے 1948ء میں واپس آئے۔آپ نے رسالہ البشریٰ میں متعدد مضامین بھی لکھے۔آپ کی وفات ساٹھ کی دہائی میں ہوئی۔

مکرم الحاج محمد القزق صاحب

آپ مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن کے والد صاحب تھے۔آپ کے بارہ میں مکرم طہ قزق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس جب حیفا تشریف لائے تو ان دنوں میرے والد ریل کے محکمے میں کام کرتے تھے۔انہی دنوں اخباروں نے لکھنا شروع کیا کہ حیفا میں ایک مبلغ آئے ہیں اور ایسے عقائد کی طرف بلاتے ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے۔ رشدی بسطی صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس سے ملنے گئے اور متعدد ملاقاتوں کے بعد بیعت کر لی۔

اس کے بعد میرے والد صاحب بھی ان سے ملنے گئے اور جب واپس آئے اور رات کو سوئے تو خواب میں ان کو آواز سنائی دی کہ: جلدی کرو، احمدی تو اب مدینہ منورہ کے بھی متولی بن گئے ہیں۔چنانچہ وہ اگلے دن ہی گئے اور بیعت کر لی۔

میرے والد صاحب دیسی جڑی بوٹیوں سے علاج معالجہ کیا کرتے تھے اور اس میں بڑے حاذق طبیب تھے۔آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا خصوصًا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اکثر حضور علیہ السلام کے عربی قصائد کے اشعار گنگناتے رہتے تھے۔

میرے والد صاحب کے بعد میرے چچا نے بیعت کی۔وہ میرے والد صاحب کے ساتھ ہی ایک گھر میں رہتے تھے اور ایک بزرگ انسان تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ان کے گھر جلال الدین نامی شخص آیا ہے اور انہوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔چنانچہ جب میرے والد صاحب نے مولانا جلال الدین صاحب کو بیعت کے بعد اپنے گھر مدعو کیا تو میرے چچا نے بھی بیعت کر لی۔ان کے بعد اہل کبابیر میں سے کافی احباب نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔اس سے قبل وہ شاذلی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

میرے والد، الحاج محمد القزق صاحب کے دو چچیرے بھائی تھے ان میں سے ایک نہایت مخالف بن گیا۔چنانچہ وہ بعض بدبختوں کو بھیج کر میرے والد صاحب پر گندے ٹماٹر اور مالٹے پھنکوایا کرتا تھا۔جبکہ دوسرا آبادی سے دور پہاڑی علاقے میں رہتا تھا اور نہایت بہادر اور اثر ورسوخ والا آدمی تھا۔ان دنوں وہاں پر ایک مولوی نے جوش میں آ کر یہ اعلان کیا کہ احمدی کافر ہیں اور ان کا قتل جائز ہے۔جب اس شخص نے مولوی کی یہ بات سنی تو فوراً کہا: احمدیوں کی طرف بڑھنے والا ہاتھ ان تک پہنچنے سے قبل کاٹ دیا جائے گا۔مَیں احمدی نہیں ہوں لیکن ابھی جا کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں، اور جس میں ہمت ہے وہ میرے سامنے آ کے دکھائے۔چنانچہ یہ اسی وقت ہمارے گھر آئے اور ہمیں ساری کہانی سنائی۔یہ مخالف مولوی بعد میں انگریزوں کے خلاف بغاوت میں شریک ہوا اور اسی میں مارا گیا۔

میرے والد صاحب کے احمدی ہونے کے بعد جب کبھی مَیں باہر نکلتا تو لوگوں سے عجیب وغریب باتیں سنتا۔کوئی کہتا کہ وہ کافر ہو گئے ہیں، کوئی کہتا کہ قادیانی ہو گئے ہیں، کوئی کہتا ان کا قرآن اور ہے اور کوئی کہتا کہ ان کا تو قبلہ بھی مختلف ہے۔مَیں یہ باتیں سننے کے بعد جب میرے والد صاحب اپنے کمرے میں عبادت کے لئے جاتے تو مَیں انہیں چپکے چپکے چھپ کر دیکھتا کہ کہیں انہوں نے اپنا طریق عبادت تو تبدیل نہیں کر لیا، اور کیا ان کے پاس کوئی قرآن ہے جس کی وہ چھپ کر تلاوت کرتے ہیں، نیز کیا ان کا واقعی کوئی اور بھی قبلہ ہے جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ساری تحقیق کے بعد مجھ پر یہی کھلا کہ ان میں ایک تو یہ تبدیلی آئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وہ پہلے آسمان پر زندہ مانتے تھے اب ان کی وفات کے قائل ہو گئے ہیں اور اپنے مکفرین کے ساتھ اسی موضوع پر ہی زیادہ بات کیا کرتے تھے۔اسی طرح دوسری تبدیلی یہ تھی کہ آپ اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ امت اسلامیہ میں وحی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔اس کے علاوہ دیگر اختلافی امور جس میں جماعت احمدیہ کا دوسرے فرقوں سے اختلاف ہے۔لیکن ایک چیز جو بہت واضح تبدیلی کے روپ میں میرے سامنے آئی وہ میرے والد صاحب کو مطالعہ کا بے حد شوق پیدا ہو گیا تھا۔آپ پورے انہماک کے ساتھ مسلسل کئی کئی گھنٹے تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔

ان کے بارہ میں مکرم رشدی بسطی صاحب نے لکھا:

الحاج محمد قزق متقی، صاف دل، نیک نیت، ذہین، باریک بین، شریف النفس، اور مشکلات ومصائب میں صابر انسان تھے۔آپ کثرت سے تلاوت قرآن کریم، حفظ احادیث اور مطالعہ کتبِ مسیح موعود علیہ السلام ومجلّہ البشریٰ وغیرہ کے پابند تھے۔آپ میرے ساتھ بکثرت باہر کی بستیوں میں تبلیغ کے لئے جایا کرتے تھے اور متعدد مرتبہ کئی جہلاء کی طرف سے دھمکیوں وغیرہ کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا۔ایک دفعہ آپ اپنے چچازاد بھائی حسن القزق کی روٹی بنانے کی دکان پر کام کر رہے تھے کہ دو نوجوان آئے اور آپ کو گالیاں دینے کے ساتھ کافر اور زندیق کے نام سے بھی پکارنے لگے، پھر انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ نہایت وحشیانہ طریق سے آپ کو مکّوں اور لاتوں سے مارنے لگے آپ بڑی عمر کے تھے اس لئے اپنا دفاع نہ کر سکے اور قریب تھا کہ بے ہوش ہو جائیں۔انکی یہ حالت دیکھ کر یہ دونوں نوجوان فرار ہو گئے۔

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ بُرا سلوک کرنے والے سے بھی نیکی اور احسان کے ساتھ پیش آتے تھے۔آپ نے فلسطین پر اسرائیلی تسلط کے بعد شام کی طرف ہجرت کی اور وہیں پر 1948ء میں وفات پائی اور دمشق میں مدفون ہوئے۔

شیخ علی صالح القزق (ابوخضر)

آپ مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن کے چچا تھے۔آپ کے بارہ میں مکرم طٰہٰ قزق صاحب لکھتے ہیں کہ آپ اہل کشف ورؤیا بزرگ تھے۔آپ صوفی طریقہ کے پیروکاروں میں سے تھے۔آپ نے رؤیا دیکھا جس سے یہی سمجھے کہ آپ کے گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائیں گے اور آپ ان کی بیعت کریں گے۔

چنانچہ جب مولانا جلال الدین صاحب شمس آپ کے گھر تشریف لائے تو آپ نے یہ کہتے ہوئے بیعت کر لی کہ مَیں نے اسی شخص کو خواب میں دیکھا تھا۔ بعدازاں آپ اپنے صوفی دوستوں کو بھی احمدیت میں داخل کرنے کا باعث بنے۔

آپ کا شمار کبابیر کے پہلے پہلے احمدیوں میں ہوتا ہے۔آپ نے مبلغین کرام کے ساتھ نہایت محبت وعقیدت اور تعاون کی مثالیں قائم کیں۔

آپ ایک نہایت درجہ غیور احمدی تھے۔سلسلہ کی محبت ان کے رگ وریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔خلیفہ وقت سے بہت عقیدت تھی۔ ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے تھے۔جس دن ڈاک ہندوستان سے جاتی تو پہلی خبر یہ پوچھتے کہ حضرت امیر المومنین کی صحت کے متعلق کیا اطلاع ہے؟ نہایت زاہد اور متوکل انسان تھے۔ریلوے کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔اس وقت ان کی انتہائی خواہش یہ تھی کہ قادیان ہجرت کر کے چلے جائیں۔

ان کے بارہ میں مولانا ابو العطاء صاحب تحریر فرماتے ہیں:

جب مَیں 1936ء میں ہندوستان واپس آنے لگا تو رو کر کہنے لگے کہ وہ دن کب آئے گا جب ہم بھی دارالامان روانہ ہوں گے۔انہیں جملہ مبلغین وخادمان دین سے للّٰہی محبت تھی۔میرے قیام فلسطین کے عرصہ میں روزانہ بلاناغہ تشریف لاتے اور جب کبھی نہ آئیں تو مَیں سمجھتا کہ بیمار ہوں گے۔مَیں ان کے مکان پر پہنچتا۔ دوستی اور للّٰہی محبت کو آخر تک نبھانے والے بزرگ تھے۔خط وکتابت کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔ میری بعض مجبوریوں کے باعث انہیں بجا شکوہ تھا کہ آپ کی طرف سے خط دیر سے اور بہت کم آتے ہیں۔ شیخ علی القزق نے سلسلہ کی خدمت کی ہر تحریک میں حصہ لیا اور احمدیت کے نام کو بلند کرنے کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہیں کھویا۔مرحوم سِن رسیدہ ہونے کے باوجود جفاکش اور شگفتہ دل تھے۔ان کا ایک برجستہ جواب مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ایک مرتبہ میرے پاس نابلس کے چند اساتذہ آئے تھے۔ان سے وفات مسیحؑ پر سلسلہ گفتگو شروع تھا۔حضرت شیخ علی مرحوم بھی موجود تھے۔ اساتذہ میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ کشمیر میں اور اس پر دلیل قرآنی وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (مومنون: 51) موجود ہے۔وہ نوجوان استاد تعجب اور حقارت آمیز لہجہ میں کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰؑ فلسطین سے اتنی دور کشمیر میں کیسے چلے گئے؟ میں ابھی جواب دینے نہ پایا تھا کہ مرحوم جلد بول اٹھے اور کہنے لگے: ھَلْ کَانَتْ بِلَادُ الْکَشَامِرَۃ أَبْعَدَ مِنَ السَّمَآءِ؟! کہ کیا کشمیر کا ملک آسمان سے بھی دور ہے؟ اس پر سب ہنس پڑے اور اس شخص کو شرمندہ ہو کر خاموش ہونا پڑا۔

شیخ علی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے دینی امور میں نہایت عمدہ فراست عطا فرمائی تھی اور جرأت اور دلیری سے دین کا پیغام پہنچانا ان کا مرغوب مشغلہ تھا۔ان کے گھر سے کبابیر اڑھائی تین میل کے بلند پہاڑ پر واقع تھا۔مگر جب مدرسہ احمدیہ وہاں قائم ہوا تو اپنے چھوٹے بچے عبدالوہاب کو وہاں داخل کیا اور خود اس کے ساتھ جاتے تھے۔احمدیہ مطبع میں اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے۔الشیخ علی القزق کے تینوں بیٹے نہایت مخلص اور سلسلہ کے خادم ہیں۔ان کا گھر احمدیت کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

ایک مومن، ایک دنیادار کی طرح صرف اپنے فائدہ کی نہیں سوچتا بلکہ دوسروں کا فائدہ بھی سوچتا ہے۔

حقیقی منافع وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے

مغربی ممالک میں جو حکومت سے سوشل الاؤنس لیتے ہیں انہیں جو بھی کام ملے وہ کام کر کے جتنا بھی کوئی کما سکتا ہو اس کو کمانا چاہیئے اور حکومت کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنا چاہیئے

ایک احمدی کے لئے تو یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط بیانی سے حکومت سے کسی بھی قسم کا الاؤنس وصول کرے۔ اس قسم کی رقم کا حاصل کرنا نفع کا سودا نہیں ہے بلکہ سراسر نقصان کا سودا ہے۔

پاکستان، ہندوستان اور دوسرے غریب ممالک میں بھی ایک احمدی کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ لینے والا ہاتھ نہ بنے بلکہ دینے والا ہاتھ بنے۔

دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نفع رساں وجود بننے کے لئے نہایت مفید اور اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24/اپریل 2009ء بمطابق 24/شہادت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایک لفظ متعدد بار بعض اوقات سنتے ہیں اور استعمال بھی کرتے ہیں اور وہ لفظ ہے ”نفع“۔ کاروباری لوگوں کے کاروبار کا مدار ہی اس لفظ پر ہوتا ہے۔ چاہے وہ ایک چھوٹا سا چھابڑی لگا کر اپنا سامان بیچنے والا شخص ہو یا ملٹی ملینئر (Multi Millionaire) ہو جس کے کاروبار دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ یہ لوگ ایسی سوچ میں رہتے ہیں کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جائے۔ اس کے لئے وہ جائز ذرائع بھی استعمال کرتے ہیں اور اکثر اوقات آج کل کی دنیا میں ناجائز ذرائع بھی استعمال ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح ایک عام آدمی ہے جس کا کاروبار سے تو کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن وہ بھی اپنے مفاد کی سوچ رہا ہوتا ہے کہ کس طرح وہ کسی بھی چیز سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے اور یہی چیز اس کے لئے نفع حاصل کرنا ہے۔ یہ تو دنیاوی معاملات میں اس لفظ کا استعمال ہے لیکن دینی اور روحانی دنیا میں بھی اس کا بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس تعلق میں احادیث اور قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کچھ بیان کروں گا۔

یہ لفظ عربی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لغوی معنی پہلے بیان کرتا ہوں۔ نَفَع کا مطلب ہے کسی چیز کا انسان کو فائدہ پہنچانا۔ کسی چیز کا انسان کو میسر آنا۔ کسی چیز کا قابل استعمال یا قابل فائدہ ہونا۔ لین (Lane) ایک لغت کی کتاب ہے۔ یہ اس میں لکھا ہے۔ پھر لین (Lane) میں ہی نَفَّعَہٗ۔ (ف کی شد کے ساتھ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کسی شخص کا کسی کے لئے فائدہ کا سبب بننا اور بعض احادیث کے مطابق ایک مومن کی پہچان ہی یہی ہے کہ وہ دوسروں کے فائدے کا موجب بنتا ہے۔

پھر مفردات میں لکھا ہے کہ اَلنَّفْعُ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے خیرات تک رسائی کے لئے استعانت حاصل کی جائے۔ یا وسیلہ بنایا جائے۔ پس نفع خیر کا نام ہے۔

پھر لین (Lane) میں ہی اس کا یہ مطلب بھی لکھا ہے کہ کسی شخص کے مقصود کو حاصل کرنے کا ذریعہ۔

اور لسان العرب ایک لغت کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اَلنَّافِع اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ ذات جو اپنی مخلوق میں سے جس تک چاہتی ہے فائدہ کو پہنچاتی ہے۔ کیونکہ وہ ہر نفع اور نقصان اور ہر خیر اور شر کا پیدا کرنے والا ہے۔

اس لغوی وضاحت کے بعد اب میں احادیث کی روشنی میں یہ بیان کروں گا کہ ایک مومن پر اس لفظ کو کس طرح اطلاق پانا چاہیئے۔ ایک مومن ایک دنیا دار کی طرح صرف اپنے فائدہ کی نہیں سوچتا بلکہ دوسروں کا فائدہ بھی سوچتا ہے اور اس کو سوچنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں بھی ہمیں یہی تعلیم ہے اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات جو احادیث سے ہمیں ملے ہیں وہ بھی یہی بیان کرتے ہیں۔ اور اس فائدہ پہنچانے کے مختلف طریقے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔

اس بارہ میں بعض احادیث پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کے کیا ارشادات ہیں۔

سعید بن ابی بُردہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ان کے دادا سے (حضرت ابوموسیٰ اشعری ان کے دادا تھے) انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے کہا: یا نبی اللہ! جو شخص طاقت نہ رکھے؟ آپؐ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا حاجتمند، مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپؐ نے فرمایا: چاہیئے کہ اچھی بات پر عمل کرے اور بدی سے باز رہے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب۔ باب کل معروف صدقة)

پھر اسی طرح ایک حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستے میں درخت کی ایک شاخ پڑی دیکھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اس کو ضرور ہٹادوں گا تا کہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب البر والصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق ۔حدیث نمبر6565)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس نے ایسے علم کو چھپایا جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے معاملات اور دین کے امور میں نفع پہنچا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائے گا۔

(سنن ابن ماجہ ۔ باب من سئل عن علم فکتمہ حدیث نمبر 265)

پس ایک مومن کے لئے اپنا مال بڑھانے اور مالی مفاد حاصل کرنے میں ہی نفع نہیں ہے بلکہ اصل منافع وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے ملتا ہے۔ جو دائمی ہے اور جس کے کھاتے اگلے جہان میں کھلتے ہیں۔ ان احادیث میں اس منافع کے حصول کے لئے جو سب سے پہلی چیز آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی وہ صدقہ ہے۔ جو ضرورت مندوں، غریبوں، مفلسوں، ناداروں کے بھوک اور ننگ کو ختم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی اور اس کا گوشت غرباء میں اور عزیزوں میں تقسیم کر دیا اور کچھ گھر کے لئے بھی رکھ لیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ بکری ذبح کی تھی۔ اس کا کس قدر گوشت بچ گیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ مَیں نے تمام گوشت تو تقسیم کر دیا، صرف ایک دستی بچی ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوائے اس دستی کے گوشت کے تمام گوشت بچ گیا۔ (ترمذی ابواب صفة القیامة)۔ کیونکہ اسی کا ثواب ہے۔ جو لوگوں کے فائدے کے لئے خرچ کیا۔ اسی پر اصل منافع ملنا ہے اور جو منافع ہے وہی بچت ہے۔

پس یہ تو اس انسان کامل کا نمونہ تھا جس کو دنیاوی چیزوں سے ذرا بھی رغبت نہیں تھی اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا اصل مقصد تھا۔ ہر انسان اس مقام تک تو نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن یہ اسوہ قائم کر کے ہمیں یہ سبق دیا کہ ہمیشہ غریبوں کا خیال بھی تمہارے پیش نظر رہنا چاہئے۔ کیونکہ حقیقی منافع وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اور اس بات کی اتنی اہمیت آپ نے بیان فرمائی کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ اگر صدقے کی توفیق نہ ہو تو کیا کریں۔ تو فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کماؤ۔ جس سے تمہیں بھی فائدہ ہو، قوم کو بھی فائدہ ہو۔ قوم پر بوجھ نہ بنو۔ تم اگر کماؤ گے تو ایک تو قوم پر بوجھ نہیں بنو گے۔ دوسرے تم لینے والا ہاتھ نہیں بنو گے بلکہ دینے والا ہاتھ بنو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔

یہاں مغربی ممالک میں جو حکومت سے سوشل الاؤنس لیتے ہیں انہیں بھی اس بات پر سوچنا چاہئے کہ جس حد تک کام کر کے چاہے کسی بھی قسم کا کام ہو (بعض دفعہ اپنی تعلیم کے مطابق کام نہیں ملتا تو جو بھی کام ملے وہ کام کر کے) کوئی جتنا بھی کما سکتا ہو اس کو کمانا چاہئے اور حکومت کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنا چاہئے۔ اور ایک احمدی کے لئے تو یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ کسی بھی قسم کی غلط بیانی سے حکومت سے کسی بھی قسم کا الاؤنس وصول کرے۔ اس قسم کی رقم کا حاصل کرنا نفع کا سودا نہیں ہے بلکہ سراسر نقصان کا سودا ہے۔ اسی طرح پاکستان، ہندوستان اور دوسرے غریب ممالک ہیں ان میں بھی ایک احمدی کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لینے والا ہاتھ نہ بنے بلکہ دینے والا ہاتھ بنے۔

پھر صحابہ نے جب پوچھا کہ اگر ایسی کوئی صورت ہی نہ بنتی ہو جس سے کوئی کمائی کر سکیں۔ کسی بھی قسم کا کام نہیں ملتا اور اگر کچھ ملا تو مشکل سے اپنا گزارا ہوا اور صدقہ دینے کا تو سوال ہی نہیں تو پھر ایسی صورت میں کیا کریں؟۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسروں کی مدد کے مختلف ذرائع ہیں وہ اختیار کرو ان ذرائع کو استعمال کرو اور کسی حاجتمند کی، ضرورت مند کی کسی بھی طرح مدد کر دو، کوئی خدمت کر دو۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اس طرح کی مدد کی بھی ایک اعلیٰ ترین مثال آنحضرت ﷺ نے قائم فرمائی۔ ایک بڑھیا جسے آپ کے خلاف خوب بھڑکایا گیا تھا جب نئی نئی شہر میں آئی تھی تو اس کا سامان اٹھا کر اسے منزل مقصود تک آپؐ نے پہنچایا۔ وہ آپ کو جانتی نہیں تھی کہ آپ کون ہیں؟ اس نے انجانے میں آپ کو بہت کچھ کہا۔ آپؐ سنتے رہے لیکن آپؐ نے اظہار نہیں کیا۔ اور منزل پر پہنچ کر جب بتایا کہ وہ مَیں ہی ہوں جس سے بچنے کا تمہیں مشورہ دیا گیا تھا کہ اس جادوگر سے بچ کے رہنا تو بے اختیار اس بڑھیا کے منہ سے نکلا کہ پھر مجھ پر تو تمہارا جادو چل گیا۔ تو کسی بھی رنگ میں، کسی کی تکلیف دور کر کے اسے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا یہ بھی صدقہ جتنا ہی ثواب دیتا ہے اور پھر جب صحابہ نے کہا کہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے، کوئی بالکل ہی معذور ہو تو فرمایا کہ بے شمار نیکیاں ہیں جن کا خدا تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم دیا ہے انہیں بجالاؤ، ان پر عمل کرو۔ یہی تمہارے لئے نفع رساں ہے۔ اور پھر جو برائیاں ہیں ان سے بچو تو یہ تو ہر غریب سے غریب شخص بھی کر سکتا ہے کہ نیکیوں کو بجالائے اور برائیوں سے بچے۔ اس کے لئے تو کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس کے لئے تو جسمانی طاقت کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اب دیکھیں کہ ہمارے پیارے خدا نے چھوٹی سی نیکی کا کتنا اجر رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے اس کی اطلاع ہمیں دی۔

اس بارہ میں بھی ایک حدیث میں ہم نے سن لیا کہ مومنوں کے راستے کی تکلیف دور کرنے کے لئے، راستے سے درخت کی شاخ ہٹانے کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا۔

(سنن ابن ماجہ ۔ کتاب الادب۔ باب اماطة الاذی من الطریق)

پس یہ کس قدر منافع بخش سودے ہیں کہ نیکیاں کرنے کے اجر میں اللہ تعالیٰ بے انتہا دیتا ہے۔ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ اسے نوازتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں، بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک ترک شر دوسرا افاضۂ خیر‘‘۔ ایک شر کو چھوڑنا دوسرے خیر سے فائدہ اٹھانا۔’’ ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسرے کو نفع بھی پہنچائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا‘‘۔ فرمایا کہ’’ دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رُعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے‘‘۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم ہو تو اس کے احکامات پر عمل ہوگا۔ دوسروں کو نفع پہنچانا تو دور کی بات ہے بعض لوگ ایسے ہیں، اتنے دلیر ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو اوامر و نواہی مقرر کئے ہیں ان کی طرف توجہ نہیں دیتے اور بڑی دلیری سے اُن باتوں کو کرتے ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ جبکہ ایک دنیاوی حکومت جو ہے اس سے ڈرتے ہیں۔ تو فرمایا کہ’’ بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے؟ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے؟ بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 466۔ جدید ایڈیشن)

پھر دوسروں کو اپنے علم سے فائدہ پہنچانے کا بھی حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر علم ہے چاہے وہ دنیاوی علم ہے یا دینی علم ہے، اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ایک نفع مند اور فائدہ بخش سودا کر رہے ہو گے۔ اور جو علم خدا تعالیٰ نے دیا ہے اگر اسے چھپائے رکھو گے کہ اگر یہ بات مَیں نے کہیں دوسرے کو بتا دی تو اس کے علم میں بھی اضافہ نہ ہو جائے تو آنحضرت ﷺ نے ایسے شخص کو بڑا انذار فرمایا ہے اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی کہ اس بات سے ہمیشہ بچو بلکہ ان سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے بعض دعائیں بھی ہمیں سکھائیں۔

آپؐ جو انسان کامل تھے جن کا ایک ایک لمحہ اور سانس دوسروں کے فائدہ کے لئے وقف تھا۔ آپؐ جب صحابہؓ کے سامنے یہ دعائیں کرتے تھے تو اصل میں انہیں سکھاتے تھے کہ ہمیشہ یہ دعائیں مانگو اور امت میں ان کو رائج کرو اور کرتے چلے جاؤ کہ اصل منافع اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ ان دعاؤں میں سے دو دعائیں مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اُس دل سے جو نہ ڈرے اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور

اس علم سے جو فائدہ نہ دے۔مَیں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ا لترمذی۔ کتاب الدعوات ۔باب 68/68۔ حدیث نمبر 3482)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز ادا کرتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَیِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا کہ اے اللہ میں تجھ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو نفع رساں ہو۔ایسا رزق جو طیب ہو اور ایسا عمل جو قبولیت کے لائق ہو۔

(سنن ابن ماجه ۔ کتاب الصلوٰۃ والسنۃ ۔ باب ما یقال بعدالتسلیم۔ حدیث نمبر925)

پس اپنے آپ کو نافع وجود بنانے کے لئے، نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو شیطان کے بہکاوے میں آنے سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اس وقت شامل حال ہوتی ہے جب اس کے محبوب ترین بندے کے وسیلے سے اس سے دعائیں مانگی جائیں اور یہ اس وقت ہوگا جب ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تو پھر ہی ہمارا عمل منافع بخش عمل کہلائے گا۔

ایک دعا جو آنحضرت ﷺ نے سکھائی وہ یہ ہے۔حضرت عبداللہ بن یزید الا انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ الفاظ بھی فرمایا کرتے تھے کہ: اے میرے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس شخص کی محبت عطا کر جس کی محبت مجھے تیرے حضور نفع دے۔اے میرے اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو تو نے مجھے عطا کی ہیں ان میں سے جو تجھے پسند ہیں ان کو میری قوت کا ذریعہ بنا۔اے میرے اللہ! میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو تو نے مجھ سے دور رکھی ہیں تو ان سے مجھے فراغت عطا کر اور وہ چیزیں میری محبوب بنا جو تجھے پسند ہیں۔(سنن الترمذی۔ ابواب الدعوات۔ باب73/74 حدیث نمبر3491)

خدا تعالیٰ کو دنیا میں آنحضرت ﷺ سے زیادہ تو کوئی محبوب نہیں۔اس لئے ہمیشہ آپؐ کے وسیلے سے جیسا کہ مَیں نے کہا، دعا مانگنی چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے وہ ہمارا محبوب بن جائے اور اس ذریعہ سے ہمیں بھی وہ فیض حاصل ہوتے رہیں جس کے قائم کرنے کے لئے ،جس کے پھیلانے کے لئے آنحضرت ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

انسان کے نفع رساں ہونے کے لئے قرآن کریم کے اس ارشاد کہ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے‘‘۔یعنی اپنے ہم قوم، اپنے ہم وطن انسانوں کی اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے’’ جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّحَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے‘‘۔فرمایا کہ ’’پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے‘‘۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 367-368۔ جدید ایڈیشن)

محک کا مطلب کسوٹی یا معیار ہے۔

جیسا کہ احادیث میں بھی دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے صدقہ کا حکم ہے اس پر اسی وقت عمل ہو سکتا ہے جب قربانی اور ایثار کی روح بھی انسان کے اندر ہو اور وہ حقیقی رنگ میں اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہو اور اسی کے حصول کے لئے یہ دعا جو مَیں نے اس سے پہلے پڑھی ہے اس میں آنحضرت ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے کہ میری محبت تلاش کرو۔

نفع کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ اَلنَّافِعُ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور وہی ہے جو اپنی مخلوق میں سے جسے جس حد تک چاہتا ہے فائدہ اور نفع پہنچاتا ہے۔وہی ہے جو نفع اور خیر کا پیدا کرنے والا ہے۔پس انسان بھی اس وقت تک نفع حاصل کرنے والا اور نفع پہنچانے والا بن سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی بھی شامل حال ہو۔اس لئے جب آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو یہ تلقین فرمائی کہ تم نفع رساں وجود بنو تو ساتھ ہی اپنے عمل سے بھی اور نصیحت فرماتے ہوئے بھی یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد چاہتے ہوئے نافع وجود بننے کی کوشش کرو کیونکہ حقیقی ذات، نافع ذات جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کا رنگ اس کے بندے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنے پر چڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول بیان فرمایا ہے اور واضح فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کو حقیقی نفع میری ذات سے ہی مل سکتا ہے۔اس لئے میرے آگے جھکو اور ہر لمحہ مجھے یاد رکھو اور مجھے پکارو۔قرآن کریم میں متعدد جگہ پر یہ مضمون بیان ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا (الانبیاء :67) اس نے کہا کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں ذرا بھر فائدہ پہنچا سکتا ہے وَلَا یَضُرُّکُمْ (الانبیاء :67) اور نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ دینے والی ہے۔بعض شرک تو ظاہری ہوتے ہیں لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں، شرک کرتے ہیں۔جو مشرکین تھے وہ اُس زمانے میں بھی کیا کرتے تھے۔آج کل بھی بتوں کی پوجا کرنے والے ہیں جو خود انہوں نے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ہیں، جو نہ ہی کسی قسم کا نفع دے سکتے ہیں، نہ کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔اور یہ شرک جو ظاہری شرک ہے، یہ ہر ایک کو نظر آ رہا ہوتا ہے۔بعض مخفی شرک بھی ہوتے ہیں۔کسی مشکل وقت میں دنیاوی وسائل کی طرف نظر رکھنا۔دنیاوی اسباب کو ضرورت سے زیادہ توجہ دینا اور تلاش کرنا۔افسروں کی بے جا خوشامد کرنا حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو دنیاوی اسباب جو ہیں یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

ایک شخص نے کسی کا واقعہ بیان کیا کہ اس کو ملازمت نہیں مل رہی تھی۔آخر ایک دن اس کے کسی عزیز رشتہ دار کو پتہ لگا کہ ملازمت کی تلاش میں ہے۔تعلیم مکمل کر لی ہے۔ بڑا پڑھا لکھا ہے تو اس نے کہا ٹھیک ہے میرا ایک بہت بڑا افسر دوست واقف ہے۔تم صبح میرے پاس آ جانا اس کے گھر چلیں گے۔خیر اس کو ملنے گئے۔اس نے کہا ٹھیک ہے کل تم صبح میرے دفتر آ جانا، تو مَیں تمہارا کام کر دوں گا۔ایک جگہ خالی ہے وہاں تمہیں نوکری مل جائے گی۔وہ کہتا ہے کہ میں صبح سائیکل پر دفتر میں گیا تو گیٹ بند تھا۔چوکیدار نے کہا کیوں آئے ہو؟ مَیں نے کہا فلاں صاحب نے مجھے کہا ہے اس لئے مَیں ان کو ملنے کے لئے آیا ہوں اور بڑے رعب سے اور فخر سے چوکیدار سے بات کی۔اس نے کہا گیٹ کھول دو تو چوکیدار نے بتایا کہ ان صاحب کو تو صبح دفتر آنے سے پہلے ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ فوت ہو چکے ہیں۔یہ جو خدا کے علاوہ دوسروں پر انحصار کرتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے یہ زعم توڑ دیتا ہے۔تو وہ کہتا ہے کہ مَیں سخت مایوس ہو کے واپس آیا۔

پس جب بھی انسانوں کو خدا بنایا جاتا ہے تو یہ حال ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر حقیقت میں میری طرف رجوع کرو تو میں ہی ہوں جو تمہیں نفع پہنچانے والا ہوں۔تمہارے فائدے کے کام کرنے والا ہوں۔تمہیں ہر چیز میسر کروانے والا ہوں۔ ہر چیز دینے والا ہوں۔

ایک جگہ مزید کھول کر فرمایا کہ یہ دنیا تو عارضی ہے تمہیں ہمیشہ اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔آخرت کی زندگی کی پرواہ کرنی چاہئے کیونکہ تمام نفع اور نقصان آخرت میں ظاہر ہو کر سامنے آنے والا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (الشعراء:89-90) کہ جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ تعالیٰ کے حضور (قلب سلیم)، اطاعت شعار دل کے ساتھ حاضر ہوگا۔پس فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں اور جو اس نے نیکیاں بتائی ہیں، ان پر عمل نہیں تو مال اور اولاد پر خوش نہ ہو یہ کسی کام نہیں آئیں گے۔خدا تعالیٰ یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنا مال چھوڑ کر آئے ہو؟ نہ ہی یہ پوچھے گا کہ کتنی اولاد چھوڑی ہے۔کام آئیں گی تو اپنی نیکیاں اور جیسا کہ حدیث میں بھی بیان ہوا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک درخت کی شاخ راستے سے ہٹانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔ہاں اگر اولاد کام آ سکتی ہے تو وہ اولاد جو نیکیوں پر قائم ہو۔ جو ان نیکیوں کو جاری رکھنے والی ہو جو ماں باپ نے کی تھیں ان بچوں کی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جونیکیاں ہیں وہ آخرت میں والدین کو لحہ بہ لحہ نفع دیتی رہتی ہیں۔ ان کو فائدہ پہنچاتی رہتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہو گے تو یہی تمہارا اصل منافع ہے۔ وہ دل لے کر حاضر ہو گے جو دنیا میں تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیتا رہا تو یہی انسان کی پیدائش کا حقیقی مقصد ہے۔ ایسا دل لے کر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گے۔ اگر ایسا دل لے کر جاؤ گے جو حقوق العباد ادا کرتا رہا تو تبھی اس نافع ذات کی صفت نافع سے فیض پاؤ گے۔

لغت کے مطابق قلب سلیم وہ دل ہے جو مکمل طور پر غیر اللہ کی ہر قسم کی ملونی سے پاک ہو۔ پھر اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ایمان کی کمزوری سے بالکل پاک ہو۔ پھر ہر قسم کے دھوکے سے پاک ہو۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے بھی پاک ہو۔ اخلاقی بے راہ روی سے بھی پاک ہو، یہ قلب سلیم ہے۔ اور بعض کے نزدیک قلب سلیم ایسا دل ہے جو دوسروں کے لئے درد رکھنے والا دل ہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو پھر میری رضا کی جنتوں میں داخل ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے دل عطا فرمائے جو نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس مَیں پیش کرتا ہوں جس سے جماعت کے افراد کے لئے آپؑ کی دلی خواہش اور کیفیت اور دعا کا پتہ چلتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ''جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر مَیں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے''۔

پھر فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے''۔

پھر فرمایا: ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم ہے اور نافع الناس بھی ہے۔ ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مرجائیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ215-216جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی روشنی میں، اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام

مختلف جماعتی تقاریب کا انعقاد

(رپورٹ :محمد اکرم یوسف۔ کینیڈا)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

ایک صدی سے سیرۃ النبی ﷺ کی مجالس کا اہتمام کرنا جماعت احمدیہ عالمگیر کی پہچان بن گیا ہے۔

12ربیع الاوّل 1430ہجری یعنی9مارچ 2009ء کی شام کو مسجد بیت الاسلام میں پارک ریجن کا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔

تقریب کا آغاز کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے ایک بنیادی فرض کی طرف توجہ دلائی اور کثرت سے دورد شریف پڑھنے کی تاکید کی۔ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے آنحضرت ﷺ پر دورد بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ہمیں زیادہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ کی ذات پر درود بھیجنا چاہئے اور ہمیشہ کی طرح آج بھی اِس تقریب میں جب بھی آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک آئے تو تمام احباب وخواتین آپؐ پر درود بھیجیں۔

اِس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی مختصر تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ جو بات مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہماری زندگی کا ہر قدم اُس پاک نمونہ کی پیروی کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کے خطاب کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم عزیزم ایاز محمود خان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ فی مدح خاتم النبین صلّی اللہ علیہ وَسلّم کے چند اشعار ترنّم سے سُنائے اور اُن کا انگریزی و اردو ترجمہ پیش کیا۔

اِس کے بعد مکرم مولانا محمد عبدالرشید یحیٰ صاحب نے اردو میں خطاب فرمایا جس کا رواں انگریزی ترجمہ ہیڈ فون کی مدد سے سُنا جا رہا تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم سیّد مبشر احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ کے حضور سلام پیش کیا۔

بدرگاہِ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص وعام

تقریب کے اختتامی خطاب میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اوّل اور مشنری انچارج کینیڈا نے فرمایا کہ اسلام پر مختلف جہتوں سے حملے ہوتے رہے ہیں اور اب ایک نیا حملہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر شکوک وشبہات پیدا کرنے کا ہو رہا ہے اور دہریوں کی پوری طاقت اِس کے لئے کام کررہی ہے۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح شرک سے نفرت فرمائی، کس طرح توحید کو قائم فرمایا۔ آپ نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پھر اِس دُعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے محترم مولانا صاحب موصوف نے اپنا خطاب ختم کیا۔

❁❁❁❁❁❁

جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ

20رفروری کا دن یوم مصلح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ٹورانٹو میں سب سے بڑا اجتماع پارک ریجن میں ہوا جہاں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر صدارت تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب نے اپنے تعارفی خطاب میں فرمایا کہ آج جس عظیم الشان پیشگوئی پر بات کرنے کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں اُس کا پس منظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِس زمانہ میں اسلام کے خلاف تمام ادیان کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کا دفاع کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے تو آریہ سماج نے یہ مطالبہ کیا کہ آپؑ اپنے اِس دعویٰ کے حق میں کہ اسلام، خدا کی طرف سے بھیجا ہوا دین ہے کوئی نشان دکھائیں۔ آپؑ نے اُن کے جواب میں خدا تعالیٰ سے ہدایت پاکر چالیس روز تک چلّہ میں گزارنے کا قصد کیا اور اِس کے لئے ہوشیار پور شہر کا انتخاب کیا۔ چالیس روز کی تنہائی میں عبادات اور عاجزانہ دُعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اسلام کی عظمت و رفعت کا ایک عظیم الشان نشان پیش گوئی مصلح موعود کی صورت میں عطا کیا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مرزا قدیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار جو آپؑ نے اپنی اولاد کے حق میں دُعا کے طور پر تحریر فرمائے تھے خوش الحانی سے پیش کئے۔ پیس ولیج ساؤتھ کے صدر منصور احمد ملک صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ حرف بہ حرف زبانی سُنائے اور اُن کا انگریزی ترجمہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم عزیزم ایاز محمود خان نے پیش کیا۔

پاور پوائنٹ کے ذریعہ دلچسپ پروگرام

اِس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اور اُن کی تحریکات پر مبنی ایک دلچسپ پروگرام پاور پوائنٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا۔ جسے مکرم کامران اشرف صاحب نے ترتیب دیا تھا۔ آپ نے نادر تصاویر اور دستاویزات کی مدد سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پچاس سالہ دور خلافت کی حسین اور دلکش یادوں کو مسجد میں آویزاں ایک بڑی سکرین پر دکھاتے ہوئے رواں تبصرہ بھی پیش کیا، یہ پروگرام پچیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدہٗ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ایک طالب علم عزیزم فرحان ربانی نے پیشگوئی مصلح موعود کے کچھ الفاظ کی تشریح بیان کی اور الہامات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت اور اُن کی پُرعزم قیادت کو اُن واقعات کے تناظر میں پیش کیا جو اسلام اور احمدیت کی تاریخ کا ورق بن چکے ہیں۔ یہ تقریر اردو میں تھی اور اِس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی دستیاب تھا۔

ایک اور نظم کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اوّل اور مشنری انچارج کینیڈا نے اختتامی تقریر کی۔

آپ نے سورۃ البقرہ کی آیت 187 اور سورۃ المائدہ کی آیت 36 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد کہا کہ پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عظیم الشان نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کیا گیا وہ بھی اصل میں قبولیت دعا کا ہی نشان ہے جو آپ کی چالیس دن کی مسلسل دعاؤں کے نتیجہ میں نازل ہوا۔ خدا کے بندوں کی مقبولیت کو پہچاننے کا ایک بڑا نشان دُعا کی قبولیت ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی دُعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے۔ مکرم مولانا صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے صحابہ کرام کی قبولیت دُعا کے چند واقعات پیش کئے اور آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس تقریر کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں آپؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں ...... تم مت سمجھو کہ اِس وقت میں بول رہا ہوں اِس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ اِس وقت خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس اولوالعزم خطاب کے پُرشوکت الفاظ کے ساتھ مولانا صاحب نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اجتماعی دُعا اور اعلانات کے ساتھ یہ پُر معارف تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

❁❁❁❁❁

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

مسجدوں کی تزئین کے عملی پہلو

سید ساجد احمد۔ امریکہ

آج سے تیس سال قبل امریکہ میں جماعت کی چند مساجد تھیں، لیکن اب درجنوں مساجد قائم ہو چکی ہیں۔ ہر مسجد کی ایک اپنی شان اور ایک اپنا مقام ہے۔ بعض چھوٹی ہیں تو بعض بڑی، جہاں سے خدائے عزوجل کا نام بلند ہوتا ہے، نمازی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اعلائے کلمہ حق کا باعث بنتی ہیں۔ یہاں ان مساجد کی بعض خاص باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں نمازیوں کی سہولت کے لئے نئی مساجد کے ڈیزائن میں مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔

منارے اور گنبد مسجد کو دوسری عمارات سے ممتاز بھی کرتے ہیں، اس کے مسجد ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کی خوب صورتی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ منارہ وگنبد دیکھتے ہی مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی دل و دماغ ایک خاص ماحول کے استقبال کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ طوسان ایریزونا کی مسجد پر فائبر گلاس گنبد لگایا گیا۔ فائبر گلاس ہلکا بھی ہوتا ہے اور سستا بھی، اور اگر اس پر ہلکا رنگ کیا جائے تو اس میں سے چھن کر باہر کی روشنی بھی مسجد میں آتی ہے، جس سے مسجد زیادہ روشن ہو جاتی ہے۔ اس طرح مسجد میں آنے والی روشنی کا رنگ گنبد کے رنگ ایسا ہوگا۔ بعد میں پورٹ لینڈ آریگان کی مسجد پر بھی ایسا ہی گنبد لگایا گیا۔

امریکہ میں بعض جگہ گھر خرید کر مسجد کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں، مثلاً ڈاوی کے شہر زائن الانائے میں۔ گھر کی صورت میں بلدیہ سے اجازت لینا پڑتی ہے، جس کا ملنا مخالف حالات میں آسان نہیں ہوتا۔ گھر خریدنے کی صورت میں باورچی خانہ اور غسل خانے تو بنے بنائے مل جاتے ہیں مگر مسجد بنانے کے لئے اور تبدیلیوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

بعض جگہ بزنس کی عمارت کو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے، مثلاً سیاٹل واشنگٹن، اور لینڈو فلوریڈا اور بیت السلام لاس انجلیز کیلیفورنیا میں۔ بزنس کو مسجد میں تبدیل کرنے کی اجازت عموماً آسان ہوتی ہے اور پارکنگ بھی ایک گھر کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ سان ہوزے کیلیفورنیا میں بیت البصیر ایک پرانے سکول میں قائم ہے۔

کئی اور جگہ چرچ بھی خریدے گئے ہیں، مثلاً کلیولینڈ اوہائیو، میامی فلوریڈا اور کولمبس اوہائیو میں۔ چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے کا اجازت نامہ حاصل کرنا عموماً آسان ہوتا ہے کیونکہ عمارت پہلے ہی بطور عبادتگاہ منظور شدہ ہے۔ چرچ میں پارکنگ بھی پہلے سے ہی مہیا ہوتی ہے۔ چرچ میں عبادت کے کمرے میں عموماً بنچ ہوتے ہیں جن پر عبادت گذار بیٹھتے ہیں۔ ان چرچوں کو خریدنے کے بعد بنچوں والے ہال کو اجلاسات کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، گویا بنا بنایا ہال کرسیوں سمیت مل گیا۔ اجتماع وغیرہ کے مواقع پر بعض دوست ان بنچوں کو شبانہ استراحت کے لئے بھی استعمال کر لیتے ہیں۔

امریکہ میں مسجد کے فرش پر کارپٹ ڈالی جاتی ہے، کہیں خوب نرم، کہیں کم نرم۔ اکثر مساجد میں یکرنگی کارپٹ پر صفوں کے تعین کے لئے لائینیں لگا دی جاتی ہیں۔ چینو لاس انجلیز کیلیفورنیا کی مسجد بیت الحمید میں ایک رنگ کی کارپٹ پر لائینیں لگانے کی بجائے دو رنگی کارپٹ استعمال کی گئی ہے۔ ایک صف کے لئے ایک رنگ، دوسری کے لئے دوسرا اور تیسری کے لئے پھر پہلا رنگ، اس طرح دو رنگوں کو ادل بدل کر کے صفوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں صفوں کے اردگرد ایک بارڈر دونوں میں سے ایک رنگ میں لگا دیا گیا ہے تا کہ نمازی دیواروں سے مناسب فاصلے پر کھڑے ہوں اور دوران نماز ان کے جسم دیواروں سے نہ ٹکرائیں۔ ولنگبرو نیو جرسی کی نئی مسجد بیت النصر نے اس سے بھی آگے ایک قدم بڑھایا ہے اور اس میں ایسی کارپٹ ہے جس پر پہلے ہی خوب صورت جانماز بنے ہوئے ہیں جس سے رنگوں کے ادل بدل کرنے یا لائینیں لگانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ممکن ہو تو ساری مساجد میں ایسی کارپٹ ہی لگانی چاہئے۔

مسجد کا ڈیزائن کارپٹ کی صفائی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر کارپٹ کے عین ساتھ ہی جوتے اتارے جائیں تو جوتوں کے ساتھ آئی ہوئی خاک کی کارپٹ تک رسائی بھی آسان ہو جاتی ہے۔ بعض مساجد میں جوتے اتارنے والی جگہ اور مسجد کی کارپٹ کے درمیان ایک برآمدہ یا برزخ سا بنا دیا گیا ہے جس سے کارپٹ زیادہ صاف رہتی ہے۔

بعض مساجد میں جوتے اتارنے والی جگہ سے قبل ایک سخت کھردری کارپٹ مہیا کی گئی ہے تا کہ نمازی اپنے جوتوں کے تلے ہلکا سا رگڑ کر مسجد تک پہنچنے سے پہلے ہی صاف کر لیں تا کہ مسجد تک باہر کی خاک کم از کم پہنچے۔

شکاگو الانائے کی مسجد بیت الجامع میں ہال کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے درمیان میں شیشے کی دیوار لگا دی گئی ہے۔ قبلہ کی طرف کے حصے میں کارپٹ ڈال دی گئی ہے لیکن دوسرے حصے میں کارپٹ نہیں ڈالی گئی۔ اس طرح اگلا حصہ تو نماز کے لئے استعمال ہوتا ہے مگر پچھلا حصہ اجلاسات اور کھانے پینے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے، اور بوقت ضرورت عیدوں یا بڑے اجلاسات کی صورت میں وہاں نمازی بھی سما سکتے ہیں۔ بعد میں اس ڈیزائن کو اور مساجد میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔

کئی مساجد میں مستورات کے لئے علیحدہ منزل مخصوص ہے جو مستورات کے لئے بہت سی آسانیوں کا باعث ہے، مثلاً بیت الرحمٰن سلور سپرنگ میری لینڈ، ناصر روڈ پر واقع مشن ہاؤس باسٹن میں اور بیت الجامع شکاگو الانائے میں۔

مستورات نماز کے لئے مسجد آتی ہیں تو ساتھ بچے بھی آتے ہیں۔ بچوں کے شور مچانے سے باقی نمازیوں کی عبادت میں خلل پڑتا ہے۔ سلور سپرنگ کی مسجد میں مستورات کے ہال میں ایسے کمرے بنائے گئے جن میں بچوں والی مستورات اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر مسجد کی کارروائی دیکھ سن بھی لیں اور بچوں کا شور بھی مسجد میں نہ جائے۔ ان کمروں کی دیواروں پر کمرے سے باہر دیکھنے کے لئے بڑی بڑی شیشے کی کھڑکیاں ہیں اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعے کمرے کے اندر مسجد کی آواز آتی ہے۔ مستورات کمرے سے باہر سے بھی کمروں کے اندر بچوں کو کھیلتے دیکھ سکتی ہیں اور بچے بھی اندر سے باہر اپنی ماؤں اور دیگر عزیزوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

بعض مساجد کی کھڑکیوں پر دھندلے شیشے لگائے گئے ہیں تا کہ لوگ باہر سے اندر نہ دیکھ سکیں، خاص طور پر مستورات کے حصے میں۔ لیکن پھر ایسی دھندلائی کھڑکیوں سے اندر سے باہر بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ ایسی دھندلائی کھڑکیوں میں چھوٹا سا حصہ ضرور شفاف رکھنا چاہئے تا کہ بوقت ضرورت باہر دیکھا جا سکے۔ اگر بچے باہر کھیل رہے ہوں تو ان پر نظر رکھنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اگر کسی کے آنے کا انتظار ہو تو باہر نظر ڈالنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کبھی حفاظتی ضروریات کے لئے بھی باہر دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

ہر مسجد کو چوبیس گھنٹے کھلا رکھنا مشکل ہے، اس لئے مسجد کے باہر مختصر ہی سہی مگر ایسی سہولت ہونی چاہئے کہ اگر کوئی نماز ادا کرنے کے لئے آئے اور مسجد بند ہو تو نماز ادا کرنے کی حسرت دل میں لئے نہ لوٹے۔ بعض مساجد میں مسجد کے باہر برآمدے بنے ہیں جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے گو وہ برآمدے اس مقصد کے لئے نہیں بنائے گئے۔

کئی مساجد کے باہر بینر بھی لگائے گئے ہیں اور بعض پر فون نمبر بھی دیا گیا ہے تا کہ پاس سے گذرنے والوں کو رابطہ کرنے میں دقت نہ ہو۔

ہماری اکثر مساجد میں باورچی خانے بھی ہیں، بعض میں چھوٹے اور بعض میں بڑے۔ اجتماعات وغیرہ کے موقع پر کارکن یہیں کھانا تیار کر لیتے ہیں اور باہر سے خریدنا نہیں پڑتا۔ کلوا جمیعاً کی صورت میں یہاں کھانا گرم کیا جا سکتا ہے۔

وضو کرنے سے پہلے اگر سردی کا موسم نہ بھی ہو تو کم از کم ٹوپی تو اتار کر کہیں رکھنی ہوتی ہے، اور سردی میں تو کوٹ بھی اتار کر کہیں ٹانگنے کی ضرورت ہوتی ہے، مگر اکثر مساجد میں یا تو ایسا انتظام سرے سے ہے ہی نہیں، اور اگر ہے تو ناکافی۔ غسل خانے کے اندر یا باہر کافی کھونٹیاں مہیا کی جانی چاہئیں تا کہ نمازی وضو کرنے سے قبل اپنے کوٹ اور ٹوپی لٹکا سکیں۔ ٹوپی رکھنے کے لئے مناسب ہوگا کہ کھونٹیوں کے اوپر شیلف بنایا جائے جس پر ٹوپیاں رکھی جا سکیں۔

وضو کے بعد جسمانی اعضا کو خشک کرنے کے لئے اکثر مساجد میں پیپر ٹاول مہیا کیا جاتا ہے۔ پورٹلینڈ آریگان کی مسجد میں میں نے دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے تولئے مہیا کئے گئے تھے جنہیں استعمال کے بعد دھونے کے لئے جمع کر لیا جاتا تھا۔

امریکہ کے اکثر شہروں میں لوٹے نہیں ملتے چنانچہ کچھ مساجد میں پودوں کو پانی دینے لوٹے نظر آتے ہیں۔ ایسے لوٹے مسجد کے لئے لیتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بے ہنگم نہ ہوں اور اتنے بڑے نہ ہوں کہ انہیں اٹھانا مشکل ہو۔ پھر ان کا سائز ایسا ہونا چاہئے کہ سنک میں سے ان میں پانی بھی ڈالا جا سکے۔

جو لوگ جرابوں کے بغیر آتے ہیں انہیں پاؤں دھونے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض مساجد میں پاؤں دھونے کے لئے خصوصی جگہیں بنائی گئی ہیں مگر بعض میں نہیں۔ جہاں پاؤں دھونے کے لئے خصوصی جگہیں نہیں بنائی گئیں وہاں سنک زیادہ اونچے نہیں ہونے چاہئیں۔ سنک اس لئے بھی زیادہ اونچے نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ مساجد میں بچے بھی نماز ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بعض مساجد میں غسل خانوں کے باہر چپلیاں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔

اسلام میں جو حیا کی تعلیم ہے، اس کی مثال اور کہیں کم ملتی ہے۔ امریکہ میں تو بعض جگہ غسل خانے کا دروازہ بھی نہیں ہوتا۔ اکثر باتھ رومز کے دروازے ایسے ہوتے ہیں کہ دیوار اور دروازے کے درمیان درازوں سے اندر نظر آتا ہے جو ایک مسلمان کے لئے شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ کئی مساجد میں میں نے دیکھا کہ ایسے دروازے لگائے گئے ہیں جن کے گرد درازیں نہیں ہیں۔ سب مساجد میں بغیر درازوں کے دروازے ہی لگانے چاہئیں۔

بعض مساجد میں ان نمازیوں کے لئے جو ٹوپی لانا بھول جائیں، ٹوپیاں مہیا کی گئی ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی ایک ٹوکری میں یا شیلف پر مختلف ڈیزائنوں کی ٹوپیاں سامنے نظر آجاتی ہیں۔ میں تو کروشئے کی ٹوپی ہمیشہ اپنی جیب میں رکھتا ہوں جو بعض اوقات اپنے نہ سہی کسی دوست کے ہی کام آجاتی ہے۔

اگر ہر نئی مسجد کے ڈیزائن کے دوران میں موجودہ مساجد کی خوبیوں کو مدنظر رکھا جائے تو ہر نئی مسجد نمازیوں کے لئے بہت سہولتوں کا باعث ہو سکتی ہے۔ امریکہ میں بفضل خدا ایسا کرنے سے ہر نئی بننے والی مسجد نہ صرف فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے بلکہ نمازیوں کی سہولتوں کا بھی ماشاء اللہ خوب خیال رکھا جا رہا ہے، فالحمدللہ۔ خدا کرے کہ امریکہ میں مسجدیں بننے کی رفتار میں اضافہ ہوتا چلا جائے اور یہ ملک احمدیہ مساجد سے بھر جائے۔ آمین۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

یوگنڈا میں مختلف جماعتی تقاریب کا انعقاد

(رپورٹ :عنایت اللہ زاھد۔ امیر ومشنری انچارج یوگنڈا)

جماعت احمدیہ یوگنڈا کے زیر اہتمام مختلف جماعتی تقاریب ہوتی رہتی ہیں۔ مارچ کے مہینے میں بعض تقاریب منعقد ہوئیں جو ہدیہ قارئین ہیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ وجلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام

12/ربیع الاول کی مناسبت سے اور 23/مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے دونوں جلسے ایک ہی دن منعقد کر لئے گئے ۔ چنانچہ 22/مارچ 2009ء کو صبح دس بجے نیشنل ہیڈکوارٹر کمپالا کی مرکزی مسجد میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ پروگرام خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا ۔ احباب جماعت مردوزن بچے بوڑھے بڑے ذوق وشوق سے اور صاف ستھرے اور خوبصورت لباس میں شامل ہوئے ۔ تلاوت کے بعد قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا گیا نیز ایک پنجابی نعت بھی پیش ہوئی۔

مکرم رانا ندیم احمد خالد صاحب پرنسپل احمدیہ ہائی سکول، مکرم رشید احمد نوید مبلغ سلسلہ اور شیخ حسن تمزادے زونل مبلغ کمپالا اور مکرم آدم حمید صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری) نے سیرت النبی ﷺ اور سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اسی طرح ایک خادم سوید صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختصر حالات بیان کئے۔ ایک ناصرہ عزیزہ رمشہ شاہد نے بدرگاہ ذی شان خیر الانام والی نعت خوبصورت آواز میں پڑھی۔ آخر پر خاکسار عنایت اللہ زاہد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔

دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ یہ کارروائی تین گھنٹے تک جاری رہی اور کل حاضری 150 رہی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے۔

لجنہ اماء اللہ ھالینڈ کے زیر اھتمام
خلافت جوبلی سال میں نہایت کامیاب تبلیغی تقریبات

(رپورٹ:منصورہ باسط ۔نیشنل سیکریٹری تبلیغ ھالینڈ)

2008ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خلافت جوبلی کے سال کے طور پر ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔ اس سال کی آمد سے قبل ہی دنیا بھر میں سب جماعتوں نے اسے پورے جوش وخروش سے منانے کا پروگرام بنایا۔ ملکی اور علاقائی سطح پر بے شمار پروگرام ترتیب دئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے بھی تبلیغ کے لئے پروگرام بنائے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بیحد برکت دی۔ سال بھر ہونے والے اہم تبلیغی مساعی کی مختصر رپورٹ ہدیہء قارئین ہے۔

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے 2000ء میں مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر ہالینڈ کے مختلف شہروں کی لائبریریوں میں قرآن مجید کے تراجم کے نسخوں کی نمائش کے کام کا آغاز کیا ۔ خلافت جوبلی سال میں نمائشیں لگانے کے لئے ایک سال پہلے سے 115 لائبریریوں سے رابطہ کیا اور خلافت اور جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے نمائش اور لیکچرز کی اجازت لی گئی اور اللہ کے فضل سے 48 لائبریریوں سے مثبت جواب ملا اور قرآن مجید کے تراجم کے نسخوں کی 20 نمائشیں 2008 میں لگائی گئیں باقی 28 اس سال میں جاری ہیں۔ لائبریریوں میں یہ نمائشیں 4 سے 6 ہفتے تک لگائی جاتی ہیں اور اس دوران ہزاروں لوگ یہ نمائش دیکھتے ہیں اور نمائش کے دوران ایک دن اسی لائبریری میں لیکچر کا انتظام کیا جاتا ہے اور اس طرح لیکچرز اور سوال و جواب کے ذریعے اسلام کی خوبصورت تعلیم لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے۔ نمائش دیکھ کر لوگوں کے ذہنوں میں جو سوال پیدا ہوتے ہیں لیکچر کے بعد ان کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ 22 لیکچرز دیئے گئے اور الحمد للہ ابھی تک جاری ہیں۔ مراکش سے ایک خاتون سیر کے لیئے ہالینڈ آئی تھیں انہوں نے ایمسٹرڈیم کی لائبریری میں نمائش دیکھی اور لیکچر سننے بھی آئیں اور کچھ سوال کئے اور الحمد للہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئیں۔ 443 لوگوں نے یہ لیکچر سنے ۔ 32 بک سٹال لگائے گئے اور ان سٹالز پر آنے والے افراد کو خلافت اور اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔ اور کتب اور فولڈرز دیئے گئے ۔ 1036 جہاد فولڈرز اور 703 مختلف موضوعات پر اور 85 RRK&Truth اور 261 کتابی لٹریچر دیا گیا۔ کتابوں کے 10 سیٹ لائبریری میں پڑھنے کے لئے رکھوائے گئے۔ 41 تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں اور 266 خواتین کو خلافت کا تعارف کرواتے ہوئے اسلامی تعلیمات بتائی گئیں۔ خواتین کی مختلف تنظیموں کے 13 پروگراموں میں شرکت کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔ تمام مجالس نے اپنے علاقہ کی کونسل کی سالانہ بک میں لجنہ کا خواتین کی تنظیم کی حیثیت سے اندراج کروایا گیا ۔ اس طرح سے مختلف مذاہب اور قوموں کی خواتین کی تنظیموں سے رابطہ کیا اور ان کے پروگراموں میں شرکت کی اور اسلام میں خلافت کے نظام کی برکت کے متعلق بتایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10 ریڈیو پروگرامز اسلام میں خلافت ، اسلام میں عورت کا مقام ، جہاد اور مختلف اسلامی تعلیمات کے موضوعات پر ریکارڈ کرا کر نشر کئے گئے۔ مختلف موضوعات پر 42 آرٹیکلز اخبارات میں چھپے۔ خواتین کی 24 تنظیموں سے رابطہ کیا اور خلافت کا تعارف کروایا گیا۔ 560 خواتین جن کا تعلق مختلف اقوام سے ہے کے ساتھ لجنہ کے ذاتی رابطے ہیں۔ انہیں مختلف مواقع پر خلافت جوبلی کے پروگراموں میں شامل کیا گیا۔

خلافت جوبلی کی یہ بابرکت مساعی خلافت کے فیضان کے ساتھ ہمیشہ جاری رہیں گی انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان مساعی کے نہایت شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔

نظم

بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ
چھڈ کے دنیا دے دھندے رشتہ ربّ نل جوڑ
ویکھو ربّ دا خلیفہ ساڈا مرشد پیارا
درس محبتاں دے دیوے نالے نمازاں ، دعاواں تے زور
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

کسے دا دل ناں دکھاویں، کم بندیا دے آویں
ایہو ای دولت ہے تیری باقی کلراں دے روڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

تیرے محل منارے کسے کم ناں کارے
چنگے عمل کما لے یاری رب نال لا لے
پنڈ عملاں دی بن لے اگے پینی او لوڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

اونا حکم رباناں چھڈ دنیا نوں جاناں
پلّے کج ناں جے ہووا فِر پوے پچھتاناں
ربّ نے مال جو دتا ہتھیں اپنی نوں دے لے
پچھوں کم نئیں اوں اونے تیرے لکھاں تے کروڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

پڑھ نماز تے پے جا سجدے رب کولوں کج منگ لے
توں منگیں اوہ دیون والا ہمت مول ناں ہاریں
کر کر گریہ زاریاں بندیا پانی اکھیا دا دیویں نچوڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

پنجے وقت ملن اذاناں رب دا حوکا آوے
ربّ دا حوکا سن کے بندیا ول مسجد دے آویں
رنگیلی دنیا وِچ کے بندی کتے ترک ناں جاویں
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
ایہی آیت قران دی پڑھ کے بندیا دیویں نمازا تے زور
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

وِچ احمدی دی شان ہتھ پھڑیا قرآن
درود نبی اتے بھیجن ہر صبح تے شام
اے اوہو کج کہندے جو دسدا قران
گھر ربّ دے بنا وَدے نئیں جے بنے ہوئے ڈھا ڈیں
ماراں کھا کے دکھ سہندے مونہوں اف وی نئیں کہندے
تُسی وِچ لو لوکو ایہہ جے اصل اسلام
مذہب اپنا سوہنا اہدا کوئی نہیں جے توڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

صفدر در تیرے ڈگا سن لے زاریاں ربا
تیرے بھرے نے خزانے خالی ہتھ ناں توں موڑ
بے نمازا بندیا مکھ مسجد ول موڑ

(چوھدری محمد صفدر گجر ۔ ساکن لندن)

سوائن (Swine) انفلوئنزا

(ڈاکٹر شمیم احمد۔لندن)

سوائن فلو سانس کی بیماری ہے جسے ہاگ فلو (Hog Flu) یا پگ فلو (Pig Flu) بھی کہا جاتا ہے۔اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جو سؤروں میں پایا جاتا ہے اور اس قسم کے وائرس کو سوائن انفلوئنزا وائرس یا SIV بھی کہا جاتا ہے۔بعض لوگوں کو اس کے نام ''سوائن فلو'' پر اعتراض ہے کیونکہ صرف سؤر ہی اس کا محرک نہیں بلکہ یہ وائرس پرندوں، گھوڑوں، کتوں اور انسانوں میں بھی پایا جا سکتا ہے۔اس لئے یہ وائرس کبھی برڈ فلو، ڈاگ فلو یا ہارس فلو کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسے ''میکسیکن فلو'' یا ''نارتھ امریکن فلو'' کا نام دینا چاہیے کیونکہ یہ ان ملکوں میں ظاہر ہوا ہے۔

وائرس

قبل اس کے کہ سوائن فلو کے بارہ میں کچھ کہا جائے بہتر ہوگا کہ سمجھا جائے کہ وائرس کیا ہوتا ہے اور وہ کیسے بیماریاں پھیلانے کی طاقت رکھتا ہے۔بہت سی بیماریاں مختلف قسم کے جراثیم سے پھیلتی ہیں۔زیادہ تر بیماریاں بیکٹیریا اور وائرس کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔بیکٹیریا ہر جگہ پائے جاتے ہیں مثلاً پانی، مٹی اور ہوا میں۔بیکٹیریا حجم میں بڑے ہوتے ہیں اور عام خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔بیکٹیریا عام طور پر ایک مکمل خلیہ یا Cell کی طرح ہوتے ہیں اور جسم میں داخل ہونے کے بعد مناسب ماحول ملنے پر خود بخود بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور مختلف قسم کی اقسام کی بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں۔تپ دق اور نمونیہ بیکٹیریا سے پھیلتے ہیں۔

وائرس بیکٹیریا کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خوردبین سے اسے دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ صرف الیکٹرانک خوردبین کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔وائرس کی بناوٹ بیکٹیریا سے مختلف ہوتی ہے کہ یہ ایک مکمل خلیہ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس میں تھوڑا سا جینیاتی مواد ہوتا ہے اور اس لئے اس کی افزائش کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی حیوانی جسم میں داخل ہو کر اپنی خوراک حاصل کرے اور دوسرے خلیات کے ساتھ مل کر ہی اس کی افزائش ہو سکتی ہے۔اس لئے وائرس دوسرے خلیات میں داخل ہو کر ان کے Enzymes یا کیمیاوی مادوں کے ساتھ مل کر اپنے نامکمل جینیاتی نظام کو مکمل کر سکتا ہے اور پھر بہت جلد بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور بہت تیزی سے نئے وائرس تیار ہو جاتے ہیں۔جن خلیات میں وائرس داخل ہو کر بڑھنا شروع کر دیتے ہیں وہ خلیات بہت جلد بیکار ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔اس طرح نئے پیدا شدہ وائرس دوسرے خلیات پر حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور انہیں بھی ناکارہ بنا دیتے ہیں۔جب بہت سے خلیات بے کار ہو جاتے ہیں تو بیماری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔وائرس بہت تیزی سے پھیلنے کی خاصیت رکھتے ہیں اور بعض دفعہ بہت تباہ کن بیماریاں پھیلا کر بے شمار اموات کا باعث بن سکتے ہیں۔جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔

صرف ویکسین ان پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور ان کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کر سکتی ہیں۔وائرس اس لئے بھی مہلک ثابت ہو سکتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ اپنی ماہیت اور ساخت بدل لیتے ہیں جن کے خلاف جسم میں دفاع کی صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی اور اس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں پھیلا سکتے ہیں۔عام موسمی فلو، چکن پاکس اور ایڈز وائرس سے ہی پھیلتے ہیں۔

انسانی فلو وائرس کی تین اقسام ہیں۔انفلوئنزا وائرس اے، بی اور سی۔انفلوئنزا وائرس A عام طور پر سؤروں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن وائرس C بہت کم پایا جاتا ہے۔انفلوئنزا وائرس B سؤروں میں نہیں پایا گیا۔ان سب وائرسز کی لیبارٹری میں شناخت کی جاسکتی ہے۔

سوائن فلو

سوائن فلو عام طور پر امریکہ کے مغربی علاقوں، میکسیکو، کینیڈا، ساؤتھ امریکہ کے ممالک، یورپ بشمول انگلستان، اٹلی اور سویڈن، کینیا، چین، جاپان اور تائیوان اور مشرقی ایشیا کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔سوائن فلو عام طور پر انسانوں میں نہیں پایا جاتا لیکن جو لوگ سؤروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں انہیں سوائن فلو ہونے کا خطرہ ہوتا ہے خاص طور پر جو ایک لمبا عرصہ تک یہ کام کرتے رہتے ہیں۔اگر وائرس میں ایسی تبدیلی آ چکی ہو جو سؤروں اور انسانوں دونوں کو متاثر کر سکے تو انسان بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں اور یہ فلو ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ سکتا ہے۔

2009ء میں ظاہر ہونے والا فلو ''سوائن فلو'' کہلایا گیا ہے مگر حقیقت میں یہ سوائن فلو نہیں۔اصل میں انفلوئنزا وائرس A کی ایک قسم ہے جسے H1N1 کا نام دیا گیا ہے جو صرف سؤروں سے نہیں منتقل ہوا بلکہ اس کا ایک حصہ انسانی فلو وائرس اور ایک حصہ برڈ فلو یعنی پرندوں کے وائرس سے اور دو حصے سؤروں کے فلو وائرس سے مرکب ہو کر یہ ایک نئی قسم کا وائرس بن گیا ہے۔یہ وائرس بڑی آسانی سے ایک انسان سے دوسرے انسانوں میں منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے جو ساری دنیا کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔

انفلوئنزا وائرس اے اور اس کی دوسری اقسام مثلاً H1N1,H1N2,H3N1,H3N2,H2N3 فلو پھیلا سکتے ہیں۔ان میں سے وائرس کی بعض قسمیں عام طور پر دنیا میں پھیلتی رہتی ہیں۔1998ء میں امریکہ کے سؤروں میں H1N1 قسم کا وائرس زیادہ پایا جاتا تھا مگر بعد میں H3N2 زیادہ تعداد میں پایا گیا۔یاد رہے کہ H1N1 وہی وائرس ہے جو عام طور پر ہر موسم میں فلو پھیلاتا رہتا ہے مگر اس دفعہ والا یہ وائرس انسانوں، پرندوں اور سؤروں تینوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوائن فلو کی تاریخ

1918-1919ء میں سپین میں انسانی فلو نے بڑی تباہی مچائی تھی۔اس وقت تقریباً 50 ملین لوگوں کی اموات ہوئیں تھیں۔کہا جاتا ہے کہ موجودہ H1N1 وائرس 1918ء کے سپین کے وائرس کی نسل میں سے ہے جو نہ صرف سؤروں میں منتقل ہوا بلکہ انسانوں میں بھی بیسویں صدی میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر فلو پھیلاتا رہا۔یہ کہا جاتا ہے کہ سؤروں سے براہِ راست انسانوں میں یہ وائرس عام طور پر منتقل نہیں ہوتا۔2005ء تا 2008ء امریکہ میں صرف بارہ افراد کو اس قسم کا فلو ہوا۔

فلو وائرس میڈیکل سائنس کے لئے ایک عجوبہ اور چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ لگاتار اپنی ماہیت اور خاصیت بدلتا رہتا ہے اور انسانی جسم کی قوتِ مدافعت کو بڑی آسانی سے دھوکہ دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔جب انسان پر فلو وائرس حملہ کرتا ہے تو اس کے جسم میں وائرس کے خلاف antibodies پیدا ہو جاتی ہیں جو قوت مدافعت کا کام کرتی ہیں۔جب وہی وائرس دوبارہ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو وہ antibodies اس وائرس کو ناکارہ بنا دیتی ہیں اور اس کے بد اثرات سے محفوظ کر دیتی ہیں۔بعض دفعہ وائرس ہر دو یا تین سال کے بعد اپنی ماہیت تبدیل کر لیتے ہیں اور جب تبدیل شدہ صورت میں انسان پر حملہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف انسانی جسم میں قوتِ مدافعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔بعض دفعہ تبدیل شدہ وائرس اتنی شدت سے حملہ کرتا ہے کہ وہ جسم کے نظامِ مدافعت کو بالکل ناکارہ بنا کر رکھ دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلتی ہے۔سپین کے فلو کے وقت میں یہی ہوا کہ پہلے دور میں فلو کا حملہ اتنا تباہ کن نہیں تھا مگر اس کے دوسرے دور نے بڑے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا کر رکھ دی۔

1957ء میں ''ایشین فلو'' نے امریکہ میں 45 ملین لوگوں کو متاثر کیا اور ستر ہزار سے زائد اموات ہوئیں اور دنیا بھر میں بیس لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔1968-1969ء میں ہانگ کانگ فلو نے بھی بڑی تباہی مچائی۔1976ء میں بھی سوائن فلو ظاہر ہوا اور پانچ سو امریکی فوجی اس کا شکار ہوئے مگر جلد ہی سوائن فلو ختم ہو گیا۔امریکہ میں اس کے بعد بھی سوائن فلو کے اکا دکا واقعات ہوتے رہے ہیں مگر جلد ہی ختم بھی ہو جاتے رہے ہیں۔ان سب واقعات میں انسانوں نے سؤروں سے بیماری پکڑی مگر ایسی نہ تھی کہ انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہو سکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ 2009ء میں جو فلو میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے کیا وہ پہلے فلو کے واقعات سے مختلف ہے اور کیا یہ زیادہ تباہی پھیلانے والا وائرس ہے۔اس پر تحقیق ہو رہی ہے مگر حتمی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ہو سکتا ہے کہ جو وائرس میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے وہ عام قسم کی بجائے ایک مختلف قسم کا مرکب وائرس ہو۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میکسیکو کا وائرس اپنی خاصیت کے لحاظ سے بالکل ہی مختلف ہو۔ایک یہ بھی خیال ہے کہ جو لوگ میکسیکو میں اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں انہوں نے علاج کے لئے بہت دیر سے رجوع کیا ہو۔

میکسیکو میں ظاہر ہونے والا فلو پہلی دفعہ ایک ایسے ٹاؤن میں ظاہر ہوا ہے جس کا نام La Gloria ہے۔مارچ تا اپریل اس فلو نے وہاں کے ساٹھ فیصد افراد کو متاثر کیا ہے۔اس ٹاؤن کے پاس ہی سؤروں کا ایک بہت بڑا فارم ہے جہاں ہر سال دس لاکھ سؤروں کی پرورش اور ان کی خرید و فرخت کی جاتی ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ سؤروں کے اس فارم سے فلو وائرس کا آغاز ہوا ہے گو اس کے مالکان اس بات سے انکار کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ ہر سال تمام سؤروں کو ویکسین لگاتے ہیں۔اس کے بعد میکسیکو سٹی اور پھر امریکہ میں بھی لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔مارچ تا اپریل 2009ء میں میکسیکو اور امریکہ میں ایک ہزار فلو کے مریضوں کی تشخیص کی جا چکی ہے۔

6 مئی 2009ء کی اطلاع کے مطابق دنیا بھر میں 22 ممالک اس فلو سے متاثر ہو چکے ہیں اور 1516 افراد کی تشخیص سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہیں سوائن فلو ہو گیا ہے۔اب تک تیس اموات اس فلو سے ہو چکی ہیں۔انگلستان میں 32 افراد میں ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اس فلو کا شکار ہو چکے ہیں۔

کیا سوائن فلو کو روکا جا سکتا ہے؟

یہ سوال ہر ایک کے ذہن میں پیدا ہو رہا ہے۔ہوائی سفر کے اس دور میں جب کہ دنیا بہت حد تک سمٹ چکی ہے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اب اس کی روک تھام بہت مشکل ہے۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا خیال ہے کہ ہوائی سفر کی پابندیوں کے باوجود اس وائرس کو پھیلنے سے روکنا مشکل ہے۔اگر سفر سے آنے والوں کا معائنہ بھی کیا جائے تو تب بھی مشکل ہو گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت ان پر وائرس حملہ کر چکا ہو مگر ابھی فلو کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔بہر حال یہ پریشان صورتِ حال ہے اور حکومتوں کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ۔

سوائن فلو کی علامات

فلو عام طور پر سانس کی بیماری ہے اور اس کی علامات وہی ہیں جو عام موسمی فلو کی شکل میں ہوتی ہیں مثلاً چھینکوں کا آنا، ناک کا بہنا، گلے میں خراش کی شکایت، کھانسی اور ہلکا سا بخار کا ہونا۔اس کے علاوہ بھوک کی کمی، سر درد، تھکاوٹ اور جسم میں ہلکی ہلکی دردوں کا ہونا بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔2009ء کے فلو میں متلی، قے اور اسہال بھی علامتوں کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔یہ بات لازمی طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ ہر کسی میں مندرجہ بالا علامات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسے سوائن فلو ہو گیا ہے۔ہو سکتا ہے کہ اسے عام موسمی فلو ہوا ہو یا الرجی مثلاً Hay Fever ہی ہو۔سوائن فلو تب تشخیص کیا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا علامات کے ساتھ لیبارٹری میں ٹیسٹ کے نتیجہ میں وائرس کی موجودگی ثابت ہو چکی ہو۔اگر کسی کو سوائن فلو ہو گیا ہو تو پہلے پانچ دنوں میں دوسروں کو متاثر کرنے کی بہت اہلیت ہوتی ہے اس کے بعد عام طور پر کم ہو جاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

1۔اگر کسی میں فلو کی علامات ظاہر ہوں اور وہ کسی ایسے مقام سے آیا ہو یا ایسے لوگوں سے رابطہ رہا ہو جہاں فلو وائرس پھیلا ہو تو اسے فوری طور پر طبّی مشورہ حاصل کرنا چاہئے۔

2۔اگر کسی کو شک ہو کہ اسے سوائن فلو ہو چکا ہے تو اسے ڈاکٹر کی سرجری میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے دوسروں کو لگ جائے اس لئے چاہئے کہ ڈاکٹر اسے گھر میں آ کر دیکھ لے۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
کی زرین نصائح از صفحہ نمبر 2

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سَیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 525)

اس زلزلہ عظیمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''9/اپریل 1905ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوشربا ہوگا۔ چونکہ دوسری مرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا، دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں انہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے **بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہوکر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔**

خدا فرماتا ہے کہ مَیں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مُہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا............۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مرگئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو مَیں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کرلیا ہو یا مجھ کو اس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔

ہاں چونکہ لاکھوں انسان اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلاء کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مُرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کرکے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم وہم میں گرفتار ہیں اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرلیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں، ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم وہمّ میں گرفتار ہیں اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ لیکن مَیں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی رُوحانی ترقی کر لیں گے۔ غرض ممکن نہیں اور بالکل ممکن نہیں کہ جس شرط پر مَیں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر مَیں چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کرکے ان کو بہشت میں پہنچائے گی اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو مَیں نے عام طور پر شائع کردیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس الہام میں تحریف کرکے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرید میرا گو اس کی عملی یا ایمان حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افتراء کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے مَیں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا یہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ یعنی جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں یا کوئی ایمانی کمزوری، وہ بھی اس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذباللہ من سوء الفہم وافراط الوھم۔

مَیں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو پہلے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہوگئے۔ اگر وہ اس جماعت میں رہ کر طاعون سے مرجاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے۔ حالانکہ ان کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو''۔

بعض لوگوں کے اس اظہار پر کہ زلزلے تو آیا ہی کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں۔ نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گزر چکا ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اس کو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک اَنہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اس کی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امرائن کے ملک میں ظاہر ہونا ان کے خیال وگمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو پھر بھی اس کو معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے...............''۔

بہتر ہے کہ ہر شخص اپنا صدقہ دے

''پس مَیں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ کم سے کم **ظلم اور تعدی اور فسق وفجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں** سے الگ ہو جاوے۔

شریروں سے پیوند توڑو

یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق وفجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گزارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔

پہلی قومیں اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں

خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوحؑ کی قوم اور فرعون کی قوم اور لُوط کی قوم۔ وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوحؑ کی قوم نے نہ صرف حضرت نوحؑ کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا اور لُوط کی قوم نے فسق وفجور میں جبر تک نوبت پہنچائی۔ اور جب ان کو سمجھایا گیا تو لُوط اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ (الاعراف:83) یعنی ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو۔ یہ تو طہارت اور تقویٰ لئے پھرتے ہیں۔ یعنی ہمارے مخالف اَور اَور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان قوموں پر بھڑکا اور ان کو صفحۂ زمین سے ناپدید کردیا۔

پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا۔ اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالیٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابل عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سنے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں''۔

''کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اب سنو اے عزیزو! کہ آج مَیں نے تبلیغ کا حق ادا کردیا۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو، گالیاں دو، تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو۔ مَیں نے قبل از وقت بتادیا۔ بدقسمتو! تم آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے۔ خدا برحق ہے اور اس کے وعدے برحق''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 526 تا 534)

بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں

29/اپریل 1905ء کے اشتہار میں حضورؑ نے ایک دفعہ پھر اس تباہ کن زلزلہ سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

''مَیں محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ مَیں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرماوے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے............۔ درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گزرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں چھُپ کر آؤں گا۔ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصّہ رات میں سے یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔

پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو ہشیار ہو جاؤ اور اپنے توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں اور اُن کی زبانیں مُردار سے بدتر ہیں۔ وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز مَیں اُن پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اَب بھی سمجھ جائے۔

یاد رہے کہ خدا کا غیب نہایت عمیق در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے مرسلوں کے جو جناب الٰہی میں برگزیدہ ہوتے ہیں اور کسی پر نہیں کھلتا اور کسی کو اس خاص غیب سے اطلاع نہیں دی جاتی۔ پس مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو، ان کو پتہ لگ جائے۔ مَیں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ **اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے سہ منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ آئندہ ان کا اختیار''۔**

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 535-536)

کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والی مجلسوں میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو زلزلوں کے بارہ میں بار بار وحی ہوتی رہی اور آپؑ ان سے بچنے کے لئے ازراہ ہمدردی نصائح فرماتے رہے۔ چنانچہ 2؍مارچ 1906ء کے اشتہار میں نصیحت کرتے ہوئے اور اپنی جماعت کو بھی تنبیہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے“

”اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو 28؍فروری 1906ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا **پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی**۔ چنانچہ مَیں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ 3، 4، 14 میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی۔ سو الحمدللہ والمنت کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن ”آج یکم مارچ 1906ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں **زلزلہ آنے کو ہے**۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ 3، 4 میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی۔ سو یہ وہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا۔ سو آ گیا۔ اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔ اس لئے مَیں مکرر اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ہے۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو۔

یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ **ہر یک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا**۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ **اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا**۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتے ہیں۔ مَیں سخت دردمند ہوں کہ مَیں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔

ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔

سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے دل میں رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں۔ اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔

کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے۔

اور اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دُعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو اور کسی کو دُکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک کہ وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اوس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو ردّ کرو **کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دے گا۔ نیکی کرو، بھلائی کرو، صدقہ دو، راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے تو اُن کی طرف نظر اٹھا کر مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں**۔ سو تم ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 548-550)

”آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی
اک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے
کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
زندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانے کو ہے
کافر و دجّال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں
کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے
جس کو دیکھو بدگمانی میں ہے حد سے بڑھ گیا
گر کوئی پوچھے تو سَو سَو عیب بتلانے کو ہے
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
سَو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھ کر
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کے ٹھہرانے کو ہے
اس لئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائے گی
ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 550-551)

اسی طرح فرمایا:

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی
خود بتائے گا انہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن
اے میرے پیارے یہی میری دعا ہے روز و شب
گود میں تیری ہوں ہم اس خونِ دل کھانے کے دن
کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

فضل کا پانی پلا اُس آگ برسانے کے دن
اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلّانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 551-553)

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: سوائن انفلوئنزا از صفحہ نمبر 11

3۔ ان حالات میں کہا جاتا ہے کہ جن کو فلو ہو چکا ہو ان سے قریبی رابطہ سے بچنا چاہئے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بات کرتے ہوئے کم از کم چھ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

4۔ چھینکنے اور کھانسی کے وقت منہ اور ناک کو کسی ٹشو پیپر سے ڈھانپ لینا چاہئے اور جتنی جلد ہو سکے اسے تلف کر دینا چاہئے۔

5۔ کوشش کی جانی چاہئے کہ ناک، منہ اور آنکھوں کو انگلیوں سے نہ چھوا جائے تا کہ وائرس منہ، ناک اور آنکھوں کے راستہ جسم میں نہ داخل ہو جائے۔

6۔ ہاتھوں کو بار بار صابن اور پانی سے دھونا چاہئے تا کہ وائرس پھیل نہ سکے۔

7۔ دروازوں کے ہینڈل اور میزوں اور شیلفوں کی سطح کو صاف کرتے رہنا چاہئے تا کہ وائرس پھیل نہ سکے۔

8۔ اگر ماسک دستیاب ہوں تو ان کا استعمال وائرس کے پھیلاؤ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

سوائن فلو کا علاج

جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر نہیں کرتیں۔ لیکن دو ادویات یعنی Tamiflu اور Relenza سوائن فلو کے علاج کے لئے مفید ہیں۔ یہ ادویات فلو کے اثر کو کم کرتی ہیں اور مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ان ادویات کے استعمال سے مرض کی پیچیدگیاں بھی کم ہو سکتی ہیں۔ انگلستان میں احتیاطی طور پر Tamiflu کو سٹاک کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو لوگوں کو عام مل سکے۔ یہ دونوں ادویات تبھی مفید ہو سکتی ہیں اگر علامات ظاہر ہونے کے فوری بعد شروع کر دی جائیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جو ویکسین عام طور پر استعمال کی جاتی ہے وہ کس حد تک سوائن فلو کو روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ نئی ویکسین کے تیار ہونے میں جو کہ سوائن فلو وائرس پر اثر کر سکے اس کی تیاری اور مارکیٹ میں آنے میں کم از کم چار ماہ لگ سکتے ہیں۔ 1976ء میں امریکہ میں سوائن فلو کے خلاف ایک ویکسین تیار کی گئی تھی جس کے بہت شدید مضر اثرات سامنے آئے تھے اور بعض حالات میں اس کے استعمال سے اموات بھی ہوئیں۔

اپنے لئے اور دنیا بھر کے انسانوں کی بہتری اور ہمدردی کے جذبہ سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرماتے ہوئے بنی نوع انسان کو ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

❁❁❁❁❁❁

Swine Flu کا ہومیو پیتھک علاج

آج کل Swine Flu کی وبا پھیلنے کی خبریں عام ہیں۔ اس بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے، حفظ ماتقدم کے طور پر اور اگر خدانخواستہ کوئی اس بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اس کے علاج کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل ہومیو پیتھک علاج تجویز فرمایا ہے۔

ھو الشافی

حفظ ماتقدم کے لئے:

Aconite + Arsenic Alb + Gelsemium 200

ہفتہ میں ایک بار

فلو ہو جانے کی صورت میں:

(1) Influenzinum + Bacillinum 200

دن میں دو بار تین چار دن کے لئے۔ پھر ہفتہ میں دو بار

(2) Arsenic Alb+ Arnica+Baptesia+ Heper Sulph+Nat.Sulph 30

دن میں تین بار

(شعبہ ہومیو پیتھی، برطانیہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

علی برادران اور جماعت احمدیہ

ماہنامہ ''انصار اللہ'' جولائی 2007ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے علی برادران کے جماعت احمدیہ سے تعلق کے حوالہ سے رقم کیا گیا ایک تاریخی مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

مولانا محمد علی جوہر برصغیر پاک و ہند کے نامور سیاسی لیڈر تھے۔ آپ نے بطور صحافی سیاست میں حصہ لیا۔ ریشمی رومال تحریک اور کراچی میں تقریر کے سلسلہ میں قید ہوئے۔ برصغیر کی آزادی، تحریک خلافت، تحریک عدم تعاون وموالات، ہجرت کے ساتھ وابستہ رہے۔ کانگرس کے صدر بھی رہے۔ ''ہمدرد کامریڈ'' کے ایڈیٹر رہے۔ ادب سے بھی لگاؤ تھا اور بچپن سے شعر گوئی کا شوق بھی۔

آپ عبدالعلی خان صاحب کے ہاں 10/دسمبر 1878ء کو کوچہ لنگر خانہ رام پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بڑے بھائی حضرت ذوالفقار علی گوہر صاحبؓ ناظر امور عامہ قادیان اور مولانا شوکت علی صاحب تھے۔

مولانا جوہر نے انگریزی میڈیم سکول میں چھٹی تک تعلیم حاصل کی۔ 1990ء میں بریلی اور پھر علی گڑھ گئے 1898ء میں علی گڑھ سے فرسٹ ڈویژن میں B.A. کیا۔ نومبر 1899ء میں لنکن کالج آکسفورڈ میں داخلہ لیا۔ سول سروس میں کامیاب نہ ہوسکنے پر دسمبر 1901ء میں ہندوستان واپس آگئے اور ریاست رام پور میں محکمہ تعلیمات میں انسپکٹر آف سکول کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ 1902ء میں پھر آکسفورڈ گئے اور لنکن کالج سے B.A. hon. کیا۔ 1903ء میں ریاست بڑودہ میں محکمہ آبکاری میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئے۔ 1910ء میں استعفیٰ دے دیا اور ''کامریڈ'' نکالنے کی تیاری کرنے لگے۔ 1916ء میں رامپور میں اور 1919ء میں کئی ماہ تک جیل میں قید رہے۔ پھر تحریک خلافت، تحریک ہجرت و عدم تعاون موالات کا آغاز ہوا تو دس سال مسلمانان ہند بالعموم گاندھی کے ہمنوا بنے رہے۔ اس تحریک سے ہنود کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اپنی جائیدادیں ہندوؤں کے سپرد کرکے خود ہندوستان سے ہجرت کر جائیں۔ ایسے میں صرف حضرت مصلح موعودؓ نے بڑی جرأت سے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ طریق غلط ہے اور وہ ہندوؤں کے جال میں پھنستے جارہے ہیں۔ پھر ہندوؤں نے ہندوستان میں شدھی کی تحریک کا آغاز کر دیا تا کہ بچے کھچے مسلمانوں کو پھر سے ہندو بنا لیا جائے۔ اس خطرناک زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک شدھی کو ناکام کرنے کے لئے شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔

اس نازک دَور میں جب جمعیت علماء ہند مسلمانوں میں کانگریس کو مضبوط بنانے میں ہمہ تن مصروف تھی اور ہندو لیڈروں کو بادشاہی مسجد دہلی میں کرسی صدارت پر بٹھا کر اپنے اجلاسات کر رہی تھی گاندھی نے مولانا محمد علی جوہر کو کانگریس کا صدر بنا دیا تا کہ مسلمانوں کو باور کرایا جاسکے کہ کانگریس پر تو مسلمان چھائے ہوئے ہیں۔ مگر یہ صدر بے اختیار تھا اور اصل طاقت گاندھی کے پاس ہی تھی۔ آخر مولانا پر کچھ حالات کھلے تو آپ پر واضح ہوگیا کہ یہ دونوں قومیں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں مگر آپ مسلم ہندو تفرقات کو انگریز کی سیاست ''تقسیم کرو اور حکومت کرو'' قرار دیتے تھے۔ اسی لئے آپ آخر تک دونوں قوموں کو ملا کر انگریزوں سے آزادی کے حصول میں مصروف رہے۔ اپنی صدارت کے دوران دونوں قوموں کے اتحاد کے لئے کانفرنسیں بھی کیں لیکن اس مقصد میں ناکامی کے بعد کانگریس سے دُور ہونے لگے۔

1930ء میں آپ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن آئے اور یہاں اپنے خطاب میں کہا کہ: ''میں اپنے ملک میں اسی صورت میں واپس جاؤں گا جب ایسی آزادی جس پر آزادی کا اطلاق ہوسکے، میرے ہاتھ میں ہو۔ میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا۔ میں ایک غیر ملک میں بشرطیکہ وہ آزاد ملک ہو رہنے کو ترجیح دوں گا۔ اگر آپ ہندوستان کو آزادی نہیں دیں گے تو آپ کو یہاں میرے لئے قبر کا انتظام کرنا ہوگا''۔

اسی سفر میں آپ نے شدید دماغی محنت کی جس کی وجہ سے 4 جنوری 1931ء کو آپ کی وفات ہوگئی اور بیت المقدس میں آسودہ خاک ہوئے۔

مولانا محمد علی جوہر کے اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہرؓ سے ہمیشہ اچھے تعلقات رہے اور آپ نے کبھی احمدیت کی مخالفت نہیں کی۔ آپ کی والدہ محترمہ اور اہلیہ بھی قادیان میں تشریف لاتی رہیں۔ حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہرؓ کے بیٹے پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب بتایا کرتے تھے کہ مولانا محمد علی جوہر اپنے بڑے بھائی کا بہت احترام کرتے۔ ان کے سامنے ہمیشہ ادب سے بیٹھتے اور دھیمی آواز میں بات کرتے۔ ہم بھائیوں سے بہت محبت کرنے والے تھے۔ خاکسار جب علی گڑھ میں زیر تعلیم تھا تو فرمایا کہ بھائی جان نے اپنے وعدہ کے مطابق مجھے آکسفورڈ تعلیم کے لئے بھجوایا تھا اور تم بھی B.Sc کرلو تو میں تمہیں تعلیم کے لئے یورپ بھجواؤں گا۔ میں نے 1930ء میں B.Sc کرلی تو وہ بہت بیمار تھے پھر وفات پا گئے۔ وہ جماعت احمدیہ کی قومی اور ملی خدمات کو سراہا کرتے تھے۔ سیاسی کاموں کے سلسلہ میں جن بزرگان کا آپ سے واسطہ پڑا آپ ان کا ادب کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ اگرچہ مولانا محمد علی جوہر کی طرزِ سیاست اور گاندھی کے تحت کانگریس کے تعاون کے مخالف تھے لیکن آپؓ کے دل میں مولانا کے جذبۂ آزادی اور قربانیوں کی بہت قدر تھی۔ جب مولانا قید سے رہائی پانے والے تھے تو اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارہ میں یہ نظم بھی کہی تھی:

صید و شکارِ غم تو مسلم خستہ جاں کیوں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پہلے سفر یورپ کے بعد 19 نومبر 1924ء کو بمبئی پہنچے تو اگلے روز مہاتما گاندھی سے ملاقات کی جس کا ذکر مولانا محمد علی جوہر کے اخبار ''ہمدرد'' نے بھی تفصیل سے کیا جس میں احمدیوں کے کانگریس میں شمولیت کا معاملہ زیرنظر تھا۔ 26/نومبر 1924ء میں ہمدرد نے حضورؓ پر ایک اور طویل کالم لکھا جس میں احمدیوں کے کانگریس میں شمولیت کی امید ظاہر کی۔ حضورؓ نے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ''جب میں 1924ء میں ولایت گیا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ آپ گاندھی سے کیوں نہیں ملتے؟ آپ ان سے مل لیں۔ اس پر میں نے انہیں تار دی کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں وہ شریف آدمی تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت دہلی میں ہوں اس لئے آپ یہیں آکر مجھ سے مل لیں...... میں نے انہیں لکھا کہ میں دہلی بعض وجوہات کی بنا پر نہیں ٹھہر سکتا اگر بمبئی میں ملاقات کی صورت پیدا ہوجائے تو بہتر ہوگا۔ گاندھی جی نے میرا اتنا لحاظ کیا کہ بمبئی آگئے اور وہاں ہماری ملاقات ہوئی۔ جب گاندھی جی نے مجھ سے کہا کہ آپ کانگریس میں شامل کیوں نہیں ہوتے تو میں نے جواب دیا کہ ہم مذہبی جماعت ہیں لیکن اگر سیاست کا سوال ہوا تو میں کانگریس میں شامل کیسے ہوسکتا ہوں؟ مسٹر محمد علی جناح کو آپ نے کانگریس سے صرف اس لئے نکال دیا کہ انہوں نے کہا کہ میں کھدر نہیں پہنتا۔ وہ آپ سے اس بارے میں متفق نہیں تھے ان کا خیال تھا کہ ملک مشینوں کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا۔ جب آپ اس قدر جبر کرتے ہیں تو میں کانگریس میں کس طرح شامل ہوسکتا ہوں!''۔ ''کانگریس انڈیا کانگریس نہیں کہلاسکتی۔ وہ ہندوستان کی اکثریت کا نمائندہ کہلانے کی تب ہی مستحق ہوگی جب ہندوستان کے تمام افراد کو اس میں برابر کا حصہ لینے کا اختیار ہوگا''۔

حضرت مصلح موعودؓ جانتے تھے کہ ہندو کانگریس کس طرح شدھی اور سنگھاٹن تحریکوں کی پس پردہ پشت پناہی کررہی ہے۔ اس لئے آپ نے کانگریس سے الگ رہنا ہی مناسب سمجھا اور مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کے لئے کوشش کی۔

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحبؓ کی افغانستان میں شہادت ہوئی تو پنجاب کے اخبارات یہ بیان شائع کر رہے تھے کہ شاہ افغانستان امیر امان اللہ نے یہ فعل شریعت کے مطابق کیا ہے۔ ایسے میں مولانا عبدالماجد دریابادی نے اپنے اخبار میں قرآن مجید واحادیث کے حوالے سے اس کا ردّ فرمایا۔ اور مولانا محمد علی جوہر نے بھی اس موضوع پر اپنے اخبار ہمدرد میں کئی اقساط میں ایک مفصل مقالہ سپرد قلم کیا جس میں مسئلہ قتل مرتد پر قرآن وحدیث سے بحث کرنے کے بعد لکھا: ''اس وقت احمدیوں کی دو جماعتیں ہیں۔ لاہوری جماعت کے عقائد تو بالکل عام مسلمانوں کے سے ہیں ...... قادیانی احمدی یعنی مرزا بشیرالدین صاحب کے حلقہ کے لوگ بے شک ان کے عقائد عام مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں اور ہم ان لوگوں کو صحیح نہیں سمجھتے۔ مگر باوجود ان کے غلط عقائد کے ان کو کافر و مرتد کہنا صریح ظلم ہے کیونکہ وہ اہل کعبہ ہیں، توحید، رسالت، قرآن اور حدیث کو ماننے اور عبادت ومعاملات میں فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں۔ صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کو فرض تسلیم کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن کو کلام الٰہی اور رسول اللہ کو افضل الرسل وانبیاء مانتے ہیں۔ باقی مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق جو خیال انہوں نے قائم کرلیا ہے وہ ایک لحاظ سے غلط و باطل ہے مگر بہرصورت وہ قصور علم و کوتاہی فہم کی وجہ سے ہے۔ وہ آیات واحادیث میں تاویل کرتے ہیں اور مؤول کو آج تک کسی نے مرتد و کافر نہیں کہا۔ مرتد کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا۔ کسی دوسرے شخص کو یہ حق نہیں کہ کسی ایسے شخص کو وہ مرتد و کافر قرار دے جو اپنے آپکو مسلمان کہتا ہو۔ قرآن میں یہانتک ہے کہ ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومناط جو تم کو سلام کرے اس سے یہ مت کہو کہ تو مومن نہیں۔ اگر قصور فہم وتاویلات بعیدہ کی بناء پر کفر و ارتداد کے فتوے نکلنے اور احکام جاری ہونے لگیں تو کوئی فرقہ بھی کفر و ارتداد کی زد سے نہیں بچ سکتا۔...... اگر مناظرانہ الزامات کفر وارتداد کو معتبر قرار دیا جائے تو پھر تمام فرقے ایک دوسرے کے نزدیک واجب القتل ٹھہرتے ہیں۔ بہت سے غالی اور منقشت علمائے احناف شیعوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ بالخصوص قائلین افک عائشہؓ کو۔ اسی طرح شیعہ خوارج کو کافر کہتے ہیں اور مناظرانہ حیثیت میں تمام فرقے ایک دوسرے کے عقائد کو باطل ٹھہراتے اور کفرو ارتداد سے تعبیر کرتے ہیں۔ بریل دارالکفر سے سینکڑوں علمائے حق کی نسبت کفر کے فتوے صادر ہوئے۔ خصوصاً مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی رحمہ اللہ علیہ سے لے کر حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز تک تمام علمائے دیوبندان کے نزدیک بالکل ہی مرتد کافر تھے۔ کیا یہ سب واجب القتل نہیں ٹھہرتے اور کیا اس طریقہ پر ایک ایسے فتنہ کا...... دروازہ نہیں کھل جاتا جو انتہائی تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا''۔

سید رئیس احمد صاحب جعفری نے مولانا جوہر کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''انہوں نے ان دونوں جماعتوں کے افکار وآراء کا مطالعہ کیا اور پھر اپنا نظریہ پیش کیا کہ اسلام میں قتل مرتد جائز نہیں...... اس مسئلہ پر انہوں نے آیات قرآنی، احادیث رسول ﷺ اقوال فقہاء، خیالات آئمہ، افکار مجتہدین کا اتنا نادر ذخیرہ جمع کرلیا کہ ایک شخص پوری بصیرت کے ساتھ اس مسئلہ پر ''ریسرچ'' کرسکتا ہے۔ اس ذخیرہ سے متمتع ہونے کے بعد اپنی بصیرت کے مطابق ایک رائے قائم کی اور اس پر آخر وقت تک مصر رہے''۔

مولانا محمد علی جوہر کی سیاسی بصیرت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''چند سال ہوئے ایک دفعہ پٹنہ میں مسلمانوں کی میٹنگ ہوئی اور اس میں ...... بہار کے ایک مولوی صاحب نے اس ذکر کے دوران میں کہ ہندوؤں کو سکھوں سے زیادہ طاقت مل رہی ہے کیونکہ وہ اقلیت میں ہو کر حکومت سے زیادہ حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ اس کا علاج آسان ہے ہم بھی احمدیوں کو عام مسلمانوں سے الگ کردیں اور انہیں کہیں کہ وہ حکومت سے زیادہ حقوق کا مطالبہ کریں۔ اس پر مولانا محمد علی صاحب نے جو اس جلسہ کے صدر تھے بڑی سختی سے ان مولوی صاحب کو ڈانٹا اور کہا کہ کیا تم اسلام کے دوست ہو یا دشمن؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں پہلے ہی کافی تفرقہ ہے تم چاہتے ہو کہ ان میں اور زیادہ تفرقہ پیدا کردو''۔

ماہنامہ ''انصار اللہ'' ربوہ جنوری 2007ء میں شامل اشاعت محترم چودھری محمد علی صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دل دیا ہے تو اب اتنا کر دے
اس کو کچھ اَور کشادہ کر دے
فرطِ حیرت سے کہیں آئینہ
تیری صورت کو نہ سجدہ کر دے
مجھ کو ڈر ہے کہ یہ میرا آنسو
تیرے دامن کو نہ میلا کر دے
مَیں تجھے دل تو دکھا دوں مضطر
تُو اگر اس کا نہ چرچا کر دے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
22nd May 2009 – 28th May 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 22nd May 2009

00:00 MTA World News
00:10 Tilawat & MTA News
00:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st April 1998.
01:55 Al Maaidah: a culinary programme.
02:20 Dars-e-Malfoozat
02:40 MTA World News
02:55 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 267, recorded on 9th September 1998.
03:55 Moshairah
04:45 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 25th November 2007.
08:10 Le Francais c'est Facile
08:35 Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:25 Reply to Allegations: an Urdu talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 23rd January 1994.
10:00 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:10 Tilawat
13:25 Dars-e-Hadith & MTA News
14:05 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00 Friday Sermon [R]
17:10 Reception in Nasir Mosque: a reception held in the presence of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad in Nasir Mosque, Sweden. Recorded in 2005.
18:00 MTA World News
18:10 Le Francais c'est Facile [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:30 Toronto and Niagara Falls: A tour of the Canadian capital Toronto and a visit to Niagara Falls.
23:00 Reply to Allegations [R]

Saturday 23rd May 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15 Le Francais c'est Facile
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd April 1998.
02:55 MTA World News
03:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 22nd May 2009.
04:25 Toronto and Niagara Falls
04:55 Persecution
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), in Sweden. Recorded on 25th October 1996. Part 1.
08:05 Ashab-e-Ahmad
08:30 Friday Sermon: Recorded on 22nd May 2009.
09:40 Indonesian Service
10:40 Mauritian Service
11:50 Tilawat
12:00 Persecution
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Live Intikhab-e-Sukhan
15:05 Talaba Jamia Kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 9th May 2009.
16:15 Calling All Cooks: A culinary competition.
16:30 Ashab-e-Ahmad [R]
17:00 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News
18:10 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15 Persecution [R]
23:15 Friday Sermon [R]

Sunday 24th May 2009

00:20 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Ashab-e-Ahmad
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd April 1998.
02:50 MTA World News
03:25 Friday Sermon
04:40 Intikhab-e-Sukhan [R]
05:40 Calling All Cooks
06:00 Tilawat & Dars-e- Hadith
06:30 Learning Arabic: Lesson no. 19.
07:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor. Recorded on 9th May 2009.
08:10 The Message of The Holy Quran
08:25 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
09:30 Seerat-un-Nabi
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 15th February 2008.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Learning Arabic: lesson no. 19.
13:00 Bengali Reply to Allegations
14:05 Friday Sermon
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 10th May 2009.
16:30 Huzoor's Tours [R]
17:40 The Message of The Holy Quran
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Nau [R]
21:45 Friday Sermon [R]
22:55 Huzoor's Tours [R]

Monday 25th May 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th April 1998.
02:00 Friday Sermon: recorded on 22nd May 2009.
03:00 MTA World News
03:15 Question and Answer Session
04:25 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
05:25 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55 Children's Class with Huzoor recorded on 3rd February 2007.
07:55 Le Francais C'est Facile: lesson no. 39.
08:20 Medical Matters
09:00 French Service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th December 1997.
10:05 Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 3rd April 2009.
11:00 Khilafat Jubilee Quiz
12:00 Tilawat & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Friday Sermon: Recorded on 13th June 2008.
15:05 Khilafat Jubilee Quiz [R]
15:55 Children's Class [R]
16:55 French Mulaqa'at [R]
18:00 MTA World News
18:20 Arabic Service
19:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd April 1998.
20:10 MTA International News
20:45 Medical Matters [R]
21:30 Children's Class [R]
22:25 Friday Sermon [R]
23:20 Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 26th May 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson 39.
01:30 Liqaa Ma'al Arab
02:35 MTA World News
02:50 Friday Sermon: Recorded on 13th June 2008.
03:40 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th December 1997.
04:40 Medical Matters
05:20 Khilafat Jubilee Quiz
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 10th May 2009.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th January 1995. Part 2.
09:25 Farnborough Museum: A documentary on the Farnborough Air Sciences Museum and Samuel Codi centenary of flight.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on 4th July 2008.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Lajna Imaillah UK Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 19th November 2006.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:05 Question and Answer Session [R]
17:20 Farnborough Museum [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:25 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 22nd May 2009.
20:25 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:00 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 27th May 2009

00:00 MTA World News
00:10 Tilawat & MTA News
00:55 Learning Arabic: lesson no. 13.
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th May 1998.
02:10 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
03:15 MTA World News
03:45 Question and Answer Session
05:05 Lajna Imaillah UK Ijtema
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor recorded on 1st December 2007.
08:00 Future Challenges Seminar: A careers guide for students in Pakistan.
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995. Part 1.
10:00 Indonesian Service
11:10 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th February 1986.
15:20 Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Laiq Ahmad Tahir. Recorded on 26th July 2003 at Jalsa Salana UK.
15:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:55 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th May 1998.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
21:55 Jalsa Salana Speeches [R]
22:35 From the Archives [R]
23:50 MTA World News

Thursday 28th May 2009

00:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:30 Future Challenges Seminar
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th May 1998.
02:40 MTA World News
02:50 From the Archives
04:10 Calling All Cooks
04:30 Future Challenges Seminar
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al Maaidah
06:55 Children's Class with Huzoor recorded on 2nd December 2007.
08:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th July 1994.
09:25 Moshairah
10:30 Indonesian Service
11:55 Pushto Service
12:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:40 Al Maaidah
13:15 Friday Sermon
14:25 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 268, recorded on 15th September 1998.
15:35 Huzoor's Tours [R]
16:20 English Mulaqa'at [R]
17:40 MTA World News
18:10 Arabic Service
20:15 Moshairah [R]
21:20 Tarjamatul Quran Class
22:25 Dars-e-Malfoozat
22:40 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 15 May , 2009 | Issue No. 20

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت قائداعظم کا پاکستان

جیسا کہ ہمارے مقدس امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن کے پاکستانی صحافیوں کی ایک پرہجوم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی ترقی و عروج کا راز صرف اس میں ہے کہ حضرت قائداعظم کے پاکستان کو ''سرزمین پاکستان'' میں قائم کردیا جائے۔

اس بصیرت افروز نکتہ کی وضاحت میں حضرت قائداعظم کے مفید بیانات پاکستان کے اربابِ اقتدار وسیاست کے لئے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:

جناب کرم حیدری صاحب نے 1949ء میں حضرت قائداعظم کی وفات سے پیدا ہونے والے پُرفتن حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا ؎

تو کیا گیا کہ ظلمتیں ابھری ہیں رات کی
کچھ ڈوبتی ہوئی نبضیں حیات کی
پھر کھورہے ہیں دہر میں اپنا وقار ہم
تجھ سے ہیں شرمسار ۔بہت شرمسار ہم

فرمودات قائداعظم

''ہم مسلمان چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر ہم ایک آزاد قوم بن کر اپنے ہمسایوں کے ساتھ ہم آہنگی اور امن وامان سے زندگی بسر کریں۔ ہماری تمنا ہے کہ ہماری قوم اپنی روحانی اخلاقی تمدنی اقتصادی معاشرتی زندگی کو کامل ترین نشوونما بخشے''۔(تقریر 24 مارچ 1940ء منٹو پارک لاہور بر موقعہ قرار داد پاکستان)

2۔''پاکستان کی حکومت کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ ان لوگوں (پنجاب کے دیہاتی مسلمان) کا معیار زندگی بلند کرے بلکہ زندگی سے شاد ہونے کے سامان بہم پہنچائے''۔(18نومبر 1942ء)

3۔''مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے وطن نہیں''۔(8مارچ 1944ء)

(بحوالہ ''قائداعظم سے فاروق احمد لغاری تک'' صفحہ 15 - 37 مرتب شاہد مختار۔شاہد پبلیکیشنز چوبرجی سینٹر ملتان روڈ لاہور۔)

قاتلِ لیاقت علی خان
''ہلاکو خان مذہب'' کی پیداوار

نوابزادہ خان لیاقت علی خاں قائداعظم کے دست راز محرم راز اور نوزائیدہ مملکت قرارداد پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے جنہوں نے حضرت قائداعظم کی وفات (11 ستمبر 1948ء) کے بعد اس بے شمار مصائب وفتن کے طوفانوں میں گھری ہوئی پاکستانی کشتی ہند اور اس کے ایجنٹوں کی سازشوں کے باوجود ترقی کی منزل کی طرف رواں دواں کرنے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک پیش کردیا۔ ملک ابھی نہایت ابتدائی سروسامانی کے عالم میں تھا کہ ہزارہ سرحد کے ایک شقی القلب اور انتہا پسند پٹھان سید اکبر نے جلسہ عام کمپنی باغ راولپنڈی میں آپ کو گولی کا نشانہ بنا کر شہید کردیا۔

اس حادثہ سے متعلق تحقیقاتی کمیشن اس نتیجہ پر پہنچا کہ:

''اس جرم کی تہ میں اس کے انتہا پسند مذہبی نظریات کارفرما تھے''۔

کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر آئی تو پاکستان کے موقر انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اس پر یہ حقیقت افروز تبصرہ کیا۔

ہماری سیاسی زندگی کے دامن پر جو سب سے زیادہ تاریک داغ ہے اس پر انگلی رکھ دی گئی ہے۔ یہ بات کہ ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان اسلام کے نام پر قتل کردے یہ ایک نزعی بحث نہیں ہے بلکہ ملاؤں کے مذہب کا ایک مسلّمہ ہے۔ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی دیانتدار اور زندگی میں پاکباز ہو اگر وہ مُلّا کے معیارِ اسلام پر پورا نہیں اُترتا تو اس کو فوراً ''کافر'' کا خطاب دے دیا جاتا ہے اور ایسی صورت میں یہ ایک بڑا دینی کارنامہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی جان لے لی جائے۔ اگر مذہبی جنون کا نظریہ قبول کرلیا جائے تو نواب زادہ لیاقت علی اِسی نفسیات کا شکار ہوئے۔ جاہل مذہبی جنونی قاتل نے اپنے ہی اسلامی معیار پر ان کو پرکھا اور اس سے فروتر پایا۔ مُلّا کے مسلّمہ مذہبی معیار کے مطابق یہ بات اس امر کا کافی جواب تھا کہ ان کی جان لے لی جائے۔ جو حادثہ وزیرِ اعظم مرحوم کو پیش آچکا ہے وہ ہر وزیر کو پیش آسکتا ہے بشرطیکہ عوام کے جوش کو اس کے خلاف کافی طور پر بھڑکا دیا جائے...... اِس رپورٹ نے اِس خطرناک رجحان کی طرف متوجہ کرکے بڑی خدمت سرانجام دی ہے...... ہمارا اعتقاد ہے کہ رائے عامہ کو اس عظیم معاشرتی خطرے کے خلاف منظم ہونا چاہئے۔ مذہب کے نام پر تشدد اسلام میں بہت عام ہے۔ چھوٹے چھوٹے اختلافات نے بڑے بڑے فساد برپا کئے ہیں اور لوگوں کے سر توڑے ہیں۔ ملّا کے نزدیک مغربی لباس پہننا بھی ''کفر'' ہے۔ داڑھی مونچھ کا مُنڈا ہوا ہونا تو ''کفر'' کی سب سے بڑی علامت ہے...... ملّا کو اسلام کا آخری حکم بنا دینا اُس پاکیزہ دین کی توہین ہے جو محبت، وسعتِ نظر اور ہمدردیٔ انسانی کا پیغام لے کر آیا۔ علاوہ ازیں یہ پاکستان کی تخریب کا بھی یقینی راستہ ہے...... ان دنوں حالات فی الواقع خوفناک ہوتے جارہے ہیں۔ جسٹس محمد منیر کا انتباہ نہایت بروقت اور برمحل ہے۔ مُلّا کا خطرہ بڑھ رہا ہے وہ موجودہ نظام کے اُلٹ دینے کے لئے باہر نکل آیا ہے اور اس کو بدنام کررہا ہے۔ اس کا ہتھیار وہی پرانا حربہ ہے کہ ہر چیز کو غیر اسلامی قرار دے دیا جائے۔ کافر سازی ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ انکوائری رپورٹ نے صحیح طور پر موجودہ رفتار میں پاکستان کی تخریب کے جراثیم کو دیکھ لیا ہے۔(ترجمہ)

اے کاش اُس دور کے اربابِ اقتدار ملک کے چوٹی کے قانون دان جسٹس منیر کے اس بروقت انتباہ پر سنجیدگی سے کان دھرتے۔ مُلّا کی کافر سازیوں کے طوفان کی تندو تیز لہروں کی ہلاکت آفرینیوں کا سدّ باب کرنے کے لئے میدانِ عمل میں آجاتے تو نہ تو نئی حکومتوں کو سول حکومت کی کابینہ میں چیف آرمی کو وزیرِ دفاع کا منصب تھمانے کی ضرورت پیش آتی نہ جناب ایوب خاں کے مارشل لاء کے لئے نظریہ ضرورت کو جواز کی سند بنانے کی نوبت آسکتی۔ یہ سب کچھ لیاقت علی خاں کے بعد کرسی کے پرستار حکمرانوں کی غدّاری ہے جس کا خمیازہ آج تک پاکستان بھگت رہا ہے ؎

ستم سے باز آ ظالم قیامت آنے والی ہے
یہ پیش داور محشر عدالت آنے والی ہے

✡✡✡✡✡✡

صدسالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں

میڈرڈ (سپین) میں ایک عشائیہ کا انعقاد

(رپورٹ:مجیب الرحمن ۔ مبلغ سلسلہ سپین)

مؤرخہ 9 دسمبر 2008ء کو جماعت میڈرڈ نے اپنا مقامی خلافت جوبلی جلسہ کا وسیع پیمانے پر انعقاد کیا۔ اس جلسہ کے لئے کم وبیش پانچ سو دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ یہ دعوت نامے حکومتی اتھارٹیز، مختلف ممالک کے سفراء اور دانشوروں نیز زیرِ تبلیغ افراد کو دئے گئے۔ اسی طرح سپین کے صدر جناب José Luis Zapatero کو بھی دعوت دی گئی تھی لیکن انہوں نے اپنی مصروفیت کی بناء پر تحریراً معذرت کی۔

اس جلسہ کے لئے ایک وسیع ہال لیا گیا تھا۔ جلسہ کی مناسبت سے ہال کو تصاویر سے سجایا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق جلسہ 9/دسمبر 2008ء کو ساڑھے سات بجے شام شروع ہوا۔ اور دس بجے رات تک جاری رہا۔

جلسہ کے باقاعدہ آغاز سے پہلے، جس تنظیم سے ہال لیا گیا تھا اس کے صدر Sr. Pedro Fernando نے مختصراً جماعت کا تعارف کراتے ہوئے مکرم امیر صاحب کو باقاعدہ صدارت کرنے کی دعوت دی۔ اس طرح جلسہ مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت قرآنِ مجید کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شمولیّت کرنے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت اور خلافت کا مختصراً تعارف کروایا جس میں آپ نے بتایا کہ اسلام کی امن پسند تعلیم کی علمبردار اس وقت صرف جماعت احمدیّہ ہی ہے اور جماعت احمدیّہ کا نصب العین ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پیش کیا نیز بتایا کہ اس وقت عالم اسلام میں صرف جماعت احمدیّہ ہی اسلام کی سچی اور پرامن تعلیم پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہے۔

مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے Power Point کے ذریعہ خلافت اور خلفاءِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا تعارف اور اس کے ساتھ ساتھ خلفاءِ کرام کے دور میں مختلف ممالک میں بننے والی مساجد، ہسپتالز، سکولز وغیرہ کا تعارف کروایا۔ تصاویر کے ساتھ ساتھ موقعہ کی مناسبت سے ان کی تفصیلات بھی بتاتے گئے۔ یہ پروگرام بیس سے پچیس منٹ کا تھا۔ بعدہٗ مکرم کوثر اقبال صدیقی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم پاکیزہ کلام میں سے چند اشعار پیش کئے۔

نظم کے بعد مکرم عبدالسلام Stadman Charles صاحب جو کہ برٹش احمدی ہیں اور سپین میں رہتے ہیں نے اسلام کی پرامن تعلیم پیش کی جس میں انہوں نے حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور خطبات سے اقتباسات پیش کئے۔

اس پروگرام کے بعد سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا جو کہ رات دس بجے تک جاری رہا۔ سوال و جواب کے ساتھ ساتھ بعض مہمانوں نے اپنے تأثرات بھی پیش کئے۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کی کل حاضری ایک سو رہی۔ جن میں بیس احمدی احباب اور اسّی سپینش مہمان شامل ہیں۔

مہمانوں میں وزارتِ مذہبی امور کے نمائندگان اور ارجنٹائن کے کونسلر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ ارجنٹائن کے کونسلر صاحب کو سپینش ترجمہ قرآنِ مجید تحفۃً پیش کیا گیا۔

اس موقعہ پر ہال میں ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے لوگوں نے کچھ کتب بھی خریدیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

❁❁❁❁❁❁

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد